ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور
24
www.tanzeem.org
تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام
مسلسل اشاعت کا
33واں سال
تنظیم اسلامی کا ترجمان
18 تا 24 ذوالحجہ 1445ھ/25 جون تا یکم جولائی 2024ء

قرآن سے شغف زندگی کا حاصل ہے

آپ مصنف ہوں یا محقق' طالب علم ہوں یا استاذ ادیب ہوں یا شاعر' مقرر ہوں یا مفکر' سائنس دان ہوں یا صنعت کار' عالم ہوں یا صوفی' جج ہوں یا وکیل' کچھ بھی ہوں' یہ یقین کر لیجئے کہ اگر آپ نے قرآنِ حکیم نہیں پڑھا ہے تو آپ علم سے محروم ہیں۔ آپ علم کی چاشنی سے نابلد ہیں اور آپ کو ابھی علم کا سرا بھی نہیں ملا ہے۔ علم کا سرچشمہ قرآن ہے۔ علم کی شاہ کلید قرآن ہے اور وہ شخص یقیناً علم سے محروم ہے جو قرآن سے محروم ہے۔ قرآن ہی سے آپ کو حقیقت کا سراغ مل سکتا ہے۔ قرآن ہی آپ کی علمی پیاس بجھا سکتا ہے۔ قرآن ہی آپ کے ذوقِ علم کی تسکین کر سکتا ہے اور اگر آپ کلام کے جوہر شناس ہیں تو قرآن ہی آپ پر کلام کے جوہر آشکارا کر سکتا ہے۔

قرآن سے شغف زندگی کا حاصل ہے۔ اس میں غور وفکر انسانیت کی معراج ہے اور اس کی روشنی میں اپنی شخصیت کی تعمیر سعادت وخوش بختی کا راز ہے۔ اس سے ہدایت حاصل کرنا دانشمندی اور اس کی ہدایت پر چلنا کامیابی کی ضمانت ہے۔

اس خوش نصیب کی قسمت پر جتنا رشک کیا جائے کم ہے' جسے اللہ نے قرآن پاک کا شغف بخشا ہے' اسے پڑھنے' سننے اور اس میں غور وفکر کا موقع عنایت فرمایا ہے اور یہ توفیق عطا فرمائی ہے کہ وہ اس کی روشنی میں اپنی شخصی' خاندانی' سماجی اور ملکی زندگی کی تعمیر کرے اور اسی طرح اس محروم کی زندگی پر جتنا افسوس کریں کم ہے' جسے اللہ نے سوجھ بوجھ عطا فرمائی' پڑھنے لکھنے کا موقع عنایت فرمایا لیکن پھر بھی وہ قرآن کے علم سے محروم ہے۔ اور اگر اسے اپنی محرومی کا احساس بھی نہیں ہے تو خون کے آنسوؤں سے بھی اس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔

مولانا محمد یوسف اصلاحی

غزہ پر اسرائیل کی وحشیانہ بمباری کو 255 دن گزر چکے ہیں!
کل شہادتیں: 36500 سے زائد، جن میں بچے: 15800،
عورتیں: 11600 (تقریباً)۔ زخمی: 88000 سے زائد

اس شمارے میں

بھارتی انتخابات اور یہود وہنود کا گٹھ جوڑ
نیکیوں میں مسابقت کرو!
اسلام: پاکیزگی کا مذہب
خوشی اور غم کے موقع پر بندۂ مومن کا طرزِ عمل
فقط چند روز ......
عینک بدلیں!

الھدیٰ
ڈاکٹر اسرار احمدؒ
1089

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے تائید و نصرتِ ایزدی

سورۃ القصص — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — آیات: 33 تا 35

قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ قَتَلۡتُ مِنۡہُمۡ نَفۡسًا فَاَخَافُ اَنۡ یَّقۡتُلُوۡنِ ﴿۳۳﴾ وَ اَخِیۡ ہٰرُوۡنُ ہُوَ اَفۡصَحُ
مِنِّیۡ لِسَانًا فَاَرۡسِلۡہُ مَعِیَ رِدۡاً یُّصَدِّقُنِیۡۤ ۫ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اَنۡ یُّکَذِّبُوۡنِ ﴿۳۴﴾ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَکَ
بِاَخِیۡکَ وَ نَجۡعَلُ لَکُمَا سُلۡطٰنًا فَلَا یَصِلُوۡنَ اِلَیۡکُمَا ۚۛ بِاٰیٰتِنَاۤ ۚۛ اَنۡتُمَا وَ مَنِ اتَّبَعَکُمَا الۡغٰلِبُوۡنَ ﴿۳۵﴾

آیت ۳۳: ﴿قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ قَتَلۡتُ مِنۡہُمۡ نَفۡسًا فَاَخَافُ اَنۡ یَّقۡتُلُوۡنِ ﴿۳۳﴾﴾ ”اُس نے کہا: پروردگار! مَیں نے ان میں سے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا‘ چنانچہ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے۔“

اگر میں مصر پہنچ کر خاموشی سے کسی جگہ آباد ہو جاؤں تو شاید محفوظ رہ سکوں‘ لیکن اگر مَیں سیدھا فرعون کے دربار میں چلا گیا تو اندیشہ ہے کہ فوری طور پر میرے خلاف مقدمہ چلایا جائے گا اور مجھے قتل کر دیا جائے گا۔

آیت ۳۴: ﴿وَ اَخِیۡ ہٰرُوۡنُ ہُوَ اَفۡصَحُ مِنِّیۡ لِسَانًا فَاَرۡسِلۡہُ مَعِیَ رِدۡاً یُّصَدِّقُنِیۡۤ ۫﴾ ”اور میرا بھائی ہارونؑ مجھ سے زیادہ فصیح زبان والا ہے‘ تو اسے میرے ساتھ مددگار کے طور پر بھیج تا کہ وہ میری تصدیق کرے۔“

﴿اِنِّیۡۤ اَخَافُ اَنۡ یُّکَذِّبُوۡنِ ﴿۳۴﴾﴾ ”مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مجھے جھٹلا دیں گے۔“

آیت ۳۵: ﴿قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَکَ بِاَخِیۡکَ﴾ ”اللہ نے فرمایا: ہم تمہارے بازو کو مضبوط کریں گے تمہارے بھائی کے ذریعے سے“

﴿وَ نَجۡعَلُ لَکُمَا سُلۡطٰنًا فَلَا یَصِلُوۡنَ اِلَیۡکُمَا ۚۛ﴾ ”اور ہم تم دونوں کے لیے ایسا رعب پیدا کر دیں گے کہ وہ تمہیں ہاتھ نہیں لگا سکیں گے۔“

جس طرح بچپن میں ہم نے آپؑ کے چہرے پر اپنی محبت کا پرتو ڈال کر فرعون کو آپؑ کے قتل سے باز رکھا تھا ایسے ہی اب بھی ہم آپؑ کی حفاظت کریں گے۔ ہم آپؑ کی شخصیت میں ایسا رعب اور دبدبہ ڈال دیں گے کہ دشمن آپؑ کے خلاف کوئی اقدام نہیں کر سکیں گے اور نہ آپ کا کچھ بگاڑ سکیں گے۔

﴿بِاٰیٰتِنَاۤ ۚۛ اَنۡتُمَا وَ مَنِ اتَّبَعَکُمَا الۡغٰلِبُوۡنَ ﴿۳۵﴾﴾ ”ہماری نشانیوں کی بدولت‘ تم دونوں اور تمہارے پیروکار سب غالب رہیں گے۔“

درس حدیث

دین سے زور آزمائی کا انجام

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ، وَلَنْ یُّشَادَّ الدِّیْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَہٗ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَاسْتَعِیْنُوْا بِالْغَدْوَۃِ وَالرَّوْحَۃِ وَشَیْئٍ مِّنَ الدُّلْجَۃِ)) (رواہ البخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”دین آسان ہے‘ دین سے جس نے زور آزمائی کی تو دین نے اسے ہرا دیا (وہ شخص سرکشی کے باعث خائب و خاسر ہوا)۔ پس تم راہِ راست پر رہو اور میانہ روی اختیار کرو‘ خوشخبری لو اور صبح و شام نیز رات کے آخری حصہ میں بندگیٔ رب تعالیٰ سے اس کا قرب تلاش کرو۔“

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

خورشید انجم

ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

18 تا 24 ذوالحجہ 1445ھ جلد 33
25 جون تا یکم جولائی 2024ء شمارہ 24

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: خورشید انجم
ادارتی معاون: فرید اللہ مروت

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
"دارالاسلام" ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک ...... 800 روپے
بیرونِ پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

بھارتی انتخابات اور یہود و ہنود کا گٹھ جوڑ

بھارت میں ہونے والے عام انتخابات میں پاکستان زیر بحث رہا اور مودی نے متعدد بار پاکستان کو نشانہ بنایا مثلاً اپنے مخالفین پر بزدلی کا الزام لگایا کہ وہ پاکستان کے ایٹمی ہتھیاروں سے خوفزدہ ہیں، اسی طرح کہا کہ اگر پاکستان نے چوڑیاں نہیں پہنی ہوئیں تو ہم پہنا دیں گے۔ ہمیں معلوم تھا کہ پاکستان کے پاس کھانے کو اناج نہیں لیکن اب ہمیں پتہ چلا ہے کہ ان کے پاس چوڑیوں کی بھی کمی ہے۔ لیکن مذکورہ بالا اور اس طرح کے بیانات کے باوجود پاکستان میں بھارتی انتخابات کے حوالے سے کوئی خاص دلچسپی نہیں دیکھی گئی۔ بہر حال نریندر مودی نے تیسری بار بھارتی وزیراعظم کے طور پر حلف اُٹھا لیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جون کے آغاز میں جب 7 مراحل پر مشتمل اور تین ماہ سے زائد مدت پر محیط لوک سبھا کے انتخابات کے نتائج سامنے آئے تو اُنہوں نے پوری دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ انتخابات سے قبل تمام Exit Polls اس بات کی گواہی دیتے رہے کہ وزیراعظم مودی کی جماعت بی جے پی کا یہ نعرہ کہ "اب کی بار، چار سو پار" نہ صرف پورا ہو کر رہے گا بلکہ حکمران جماعت شاید اس سے کہیں زیادہ سیٹیں حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ مودی کے اس دعویٰ کی بڑی ٹھوس وجوہات تھیں۔ گزشتہ ایک دہائی کے دوران ریاستِ بھارت کی پوری مشینری مودی کے قبضہ میں آ چکی تھی۔ گجرات کے مسلم کُش فسادات میں ملوث تمام مجرموں کو بھارتی عدالتوں نے ایک ایک کر کے باعزت بری کر دیا تھا۔

بھارتی سپریم کورٹ نے انصاف کا خون کرتے ہوئے بابری مسجد کی جگہ رام مندر تعمیر کرنے کی اجازت دے دی تھی۔ مقبوضہ کشمیر کے حوالے سے بھارت کے 5 اگست 2019ء کے اقدام کو پانچ برس پورے ہونے کو ہیں اور اب نہ تو حکومتِ پاکستان اور نہ ہی دیگر مسلم ممالک اس حوالے سے کوئی آواز بلند کرتے ہیں۔ پھر یہ کہ امریکہ اور مغربی ممالک کے نزدیک بھارت خطہ میں اُن کا مضبوط اور اہم ترین اتحادی ہے۔ اگرچہ بھارت نے افغانستان میں 20 سالہ امریکی جنگ کے دوران امریکہ کی خاطر خواہ مدد نہ کی، لیکن افغانستان کے حوالے سے مشرف کے پاکستان کی تسلیم و رضا کی پالیسی کے باعث امریکہ کو بھارت کی کھلی مداخلت کی ضرورت ہی نہ تھی۔ چین کے حوالے سے البتہ بھارت کو کواڈ وغیرہ کا حصہ بنایا گیا۔ دنیا بھر کے اقتصادی فورمز پر بھارت کی خوب پیٹھ ٹھونکی گئی۔ 2014ء سے 2024ء تک نریندر مودی کے دوادوار کے دوران بھارت کی معاشی ترقی اوسطاً ساڑھے آٹھ فیصد رہی۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ اس معاشی ترقی سے بھارتی اشرافیہ ہی مستفید ہوئی اور آج بھی بھارت میں بسنے والوں کی ایک بڑی تعداد بدترین غربت اور افلاس کا شکار ہے بلکہ فٹ پاتھوں پر سونے پر مجبور ہے۔ پھر یہ کہ مودی نے صرف اور صرف کٹر ہندو ووٹر کو ٹارگٹ کیا۔ بھارت میں ہندو آبادی کا 78 فیصد ہیں اور اکثریت آج بھی دیہی علاقوں میں رہائش پذیر

ہے۔ لہٰذا مسلمانوں سمیت تمام اقلیتوں کے خلاف کیے گئے اقدامات نے مودی کو ہندو اکثریت کا سب سے پاپولر لیڈر بنا دیا۔ مودی کی جماعت بی جے پی کو ہندو انتہا پسند تنظیموں، آر ایس ایس اور وی ایچ پی کی مکمل حمایت حاصل ہے۔ ہندوتوا کے خواب کو عملی تعبیر دینے والے مودی خود آر ایس ایس کے رکن ہیں اور بی جے پی آر ایس ایس کا سیاسی ونگ ہے۔ چنانچہ گزشتہ دونوں انتخابات کے نتیجہ میں بی جے پی کو واحد اکثریتی جماعت کی حیثیت حاصل رہی تاہم حالیہ انتخابات میں بی جے پی کو زبردست دھچکا پہنچا ہے۔ بھارت میں لوک سبھا کی 543 نشستوں پر انتخابات میں بی جے پی کو صرف 240 نشستوں پر کامیابی حاصل ہوسکی۔ گویا بی جے پی سادہ اکثریت حاصل کرنے میں بھی ناکام رہی، اگرچہ حکمران اتحاد این ڈی اے کو 295 سیٹیں ملیں اور یوں مودی مسلسل تیسری بار وزیر اعظم منتخب ہونے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ کانگرس نے گزشتہ انتخابات کے مقابلے میں 47 سیٹیں زیادہ جیت کر کل 99 سیٹیں حاصل کیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ راہول گاندھی بھارت میں اپوزیشن کے ایک مضبوط اور سنجیدہ لیڈر کے طور پر اُبھر کر سامنے آئے ہیں تو غلط نہ ہوگا۔ راہول گاندھی کی ''بھارت جوڑو یاترا'' نے کانگرس کی بہتر کارکردگی میں اہم کردار ادا کیا۔ پھر یہ کہ سوشل میڈیا انفلوئنسر دھرو راٹھی جن کے صرف یوٹیوب پر 2 کروڑ سے زائد فالورز ہیں اُن کی چشم کُشا ویڈیوز نے حالیہ انتخابات میں مودی کی جماعت کی ناقص کارکردگی میں اہم کردار ادا کیا۔ اس دور میں سوشل میڈیا کے تعمیری یا تخریبی کردار کو ہرگز نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ پاکستان کی مرکزی وصوبائی حکومتیں اور مقتدر حلقے سوشل میڈیا کو ''لگام دینے'' پر اس قدر اصرار کر رہے ہیں۔ بہر حال کانگرس اور اُس کی ہم خیال جماعتوں کے اتحاد ''انڈیا'' نے 236 نشستیں حاصل کیں۔ اگر بھارت میں بھی فارم 45 اور 47 والا معاملہ کیا گیا ہوتا تو شاید نتائج مختلف ہوتے۔

حقیقت یہ ہے کہ بی جے پی کو روایتی طور پر مضبوط سمجھے جانے والے کئی علاقوں اور نشستوں پر شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ ایودھیا جہاں چند ماہ قبل مودی نے شہید بابری مسجد کے مقام پر رام مندر کا افتتاح کیا تھا وہاں بی جے پی کو شرمناک شکست ہوئی۔ کیرالہ اور رائے بریلی میں بھی بی جے پی کو خاک چاٹنا پڑی اور دیگر کئی علاقوں مثلاً اُتر پردیش، آسام، فرید کوٹ، حیدر آباد دکن، راجستھان، کیرالہ، رائے بریلی وغیرہ میں کانگرس، سماج وادی پارٹی کے علاوہ مسلمان اور سکھ اُمیدواروں نے بی جے پی کے اُمیدواروں کو بڑے مارجن سے چت کر دیا۔ خود مودی کو اپنے آبائی حلقے وارانسی (اتر پردیش) میں معمولی اکثریت سے کامیابی ملی۔ ان اعداد و شمار کو دیکھ کر ہمارے اکثر دانشور حضرات اور تجزیہ نگار یہ کہتے دکھائی دے رہے ہیں کہ لوک سبھا کے انتخابات میں مودی کو شکست فاش ہوگئی ہے۔ بی جے پی کا ہندوتوا کا بیانیہ گنگا و جمنا بُرد ہوگیا ہے۔ بھارت کے ووٹر نے مودی اور بی جے پی کے انتہا پسندانہ بیانیے کو مکمل طور پر مسترد کر دیا ہے۔ بعض دانشور حضرات تو یہاں تک فرما رہے ہیں کہ مودی کی اس شکست نے بھارت کے شکست و ریخت ہونے کے اُس عمل کو بریک لگا دی ہے جو ایک طاقتور مودی حکومت کے ہوتے ہوئے یقینی دکھائی دے رہی تھی۔ اگرچہ ان تمام تجزیوں میں کچھ وزن ضرور ہے لیکن حقیقتِ حال کو کانگرسی لیڈر سونیا گاندھی نے بڑی خوبصورتی سے ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ ''انتخابی نتائج مودی کی اخلاقی اور سیاسی'' شکست ہیں۔ اس حوالے سے دو رائے نہیں ہوسکتیں کہ تیسری بار بھارتی وزیر اعظم بننے والے نریندر مودی کی حکومت گزشتہ دو ادوارِ حکومت کے مقابلہ میں نسبتاً کمزور ہوگی اور اُسے قائم رہنے کے لیے دیگر ہم خیال پارٹیوں کی بیساکھیاں درکار رہیں گی۔ مضبوط اپوزیشن حکومت کو من مانی نہیں کرنے دے گی۔ وہ ہر اُس بل کے پاس ہونے کے راستے میں رکاوٹ بنے گی جس کے لیے سادہ اکثریت سے زیادہ حمایت درکار ہوگی۔ پھر یہ کہ حکومتی اتحاد اگر کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوگیا تو موجودہ مودی حکومت دھڑام سے گر سکتی ہے۔ لیکن ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ مودی کی تمام اتحادی جماعتیں ہندوتوا کی کٹر حامی ہیں۔ اپنی انتخابی مہم کے دوران ان تمام جماعتوں نے مسلمان دشمنی کو اپنے ووٹ کی بنیاد بنایا اور ان کے ووٹر، حمایتی آج بھی بھارت سے مسلمانوں سمیت تمام اقلیتوں کا صفایا کر کے اُس اکھنڈ بھارت کو قائم کرنا چاہتے ہیں جس کا تاریخ کے کسی دور میں کہیں وجود نہ تھا لیکن اب انتہا پسند ہندوؤں کے خوابوں اور خیالوں کا مرکزی نقطہ ہے۔

یاد رہے کہ انتخابات سے قبل مودی نے اس عزم کا ایک سے زائد مرتبہ اظہار کیا تھا کہ وزیر اعظم منتخب ہونے کے بعد وہ اُن آزادیوں کو بھی سلب کر لے گا جو مسلمانوں کو عائلی معاملات میں حاصل ہیں۔ اپنے انتخابی جلسوں کے دوران مسلمانوں کو ''عرب سے آئے درانداز'' اور ''زیادہ بچے پیدا کرنے والے (ناسور)'' قرار دینے والا وزیر اعظم مودی کیا صرف اس وجہ سے اپنے تیور بدل لے گا کہ اسے انتخابات میں خواہش سے کم نشستیں ملیں؟ اس خام خیالی کے برعکس مودی اور اُس کے اتحادی خوب جانتے ہیں کہ اُن کی فتح کا محور و مرکز انتہا پسند ہندو ہیں۔ لہٰذا اپنے ووٹ بینک کو محفوظ رکھنے اور بڑھانے کے لیے وہ اپنی سابقہ پالیسیوں کو مزید تیز کر دیں گے۔

پھر یہ کہ مشرقِ وسطیٰ اور دنیا کی تیزی سے بدلتی ہوئی صورتِ حال کے باعث امریکہ اور اسرائیل کو مودی کے بھارت کی اشد ضرورت ہے۔ لہٰذا وہ نہ صرف مودی کی مکمل معاونت کریں گے بلکہ کم نشستوں اور کمزور حکومت کی یہ ''تلوار'' شاید مودی کو مجبور کر دے کہ وہ خطے میں امریکی عزائم کو پورا کرنے کے لیے سردھڑ کی بازی لگانے سے بھی گریز نہ کرے۔ چین کے حوالے سے بالعموم اور پاکستان کے حوالے سے بالخصوص امریکہ اور اسرائیل کے جارحانہ عزائم کی طرف پیش قدمی میں نریندر مودی پہلے سے زیادہ مستعد نظر آئے گا۔ مزید یہ کہ انتہا پسندانہ فکر وعمل کا حامل وزیراعظم مودی بھارتی مقتدرہ اور اشرافیہ کے لیے بھی ایک ڈھال اور نعمت سے کم نہیں۔ عوام کا معاملہ اگرچہ مختلف ہوگا۔ مودی کے فسطائی رویہ اور اقدامات کے باعث بھارت کی پہلے سے ناراض اقلیتوں اور علیحدگی پسند گروہوں کو دیوار سے لگا دینے کی کوشش کی گئی تو سخت ترین عوامی ردِعمل آسکتا ہے جو مستقبل میں خانہ جنگی کی صورت بھی اختیار کر سکتا ہے۔ اگرچہ کانگرس کے دورِ حکومت میں بھی بھارت کے مسلمان مجموعی طور پر دوسرے درجے کے شہری رہے ہیں اور ہندوؤں کی روایتی تنگ نظری و تنگ دلی کا اظہار مختلف مواقع پر ہوتا رہا ہے اور پاکستان کے خلاف ان کا خبث باطن کہیں نہ کہیں ظاہر ہو جاتا تھا جیسا کہ مشرقی پاکستان کی علیحدگی پر اندرا گاندھی نے کہا تھا کہ ''ہم نے ہزار سالہ شکست کا انتقام لے لیا ہے۔'' اسی طرح اس نے سپین میں ایک باقاعدہ سٹڈی مشن بھیجا تھا کہ تحقیق کی جاسکے کہ وہاں سے مسلمانوں کا کیسے صفایا کیا گیا تھا۔

مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں پر ظلم وستم کے لیے بھی کانگرس کے آخری دورِ حکومت میں بالخصوص اسرائیل کا تعاون حاصل کرنے کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ لیکن مقبوضہ کشمیر اور خود بھارت میں مسلمانوں کی سلسلہ وار نسل کُشی کے لیے جو اقدامات مودی نے اپنے دونوں ادوارِ حکومت میں کیے اُن کا ماضی میں کانگریسی دور میں کیے گئے ظلم وستم سے کوئی موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔ 7 اکتوبر 2023ء کے بعد مودی حکومت نے اپنا وزن باقاعدہ طور پر صہیونی ریاست اسرائیل کے پلڑے میں ڈال دیا تھا۔ غزہ پر اسرائیلی بمباری اور درندگی میں نہ صرف بھارتی فوجیوں نے باقاعدہ حصہ لیا بلکہ بھارتی اسلحہ، بارود اور ڈرونز بھی استعمال کیے گئے۔ اس تناظر میں دیکھیں تو بھارت اور اسرائیل میں گہری مشابہت پائی جاتی ہے اور ہنود و یہود کے مشترکہ دشمن پاکستان کے بارے میں اسرائیل کے پہلے وزیراعظم بن گوریان نے 1967ء کی جنگ کے بعد اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ بین الاقوامی صہیونی تحریک کو کسی طرح بھی پاکستان کے بارے میں غلط فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔ پاکستان ہمارا اصلی اور حقیقی آئیڈیالوجیکل جواب ہے۔ بھارت سے دوستی ہمارے لیے نہ صرف ضروری ہے بلکہ مفید ہے۔ ہمیں اس تاریخی عناد سے فائدہ اٹھانا چاہیے جو ہندو پاکستان اور اس میں رہنے والے مسلمانوں کے خلاف رکھتا ہے۔ اور اس کے بعد بھارت اور اسرائیل کے تعلقات مضبوط سے مضبوط تر ہوتے چلے گئے۔ اسی طرح کی مشابہت اسرائیل اور بھارت کے توسیع پسندانہ عزائم میں بھی پائی جاتی ہے۔ اگر نیتن یاہو نے اقوام متحدہ میں تقریر کے بعد X (سابقہ ٹویٹر) پر گریٹر اسرائیل کا نقشہ پیش کیا جو یہودیوں کا دیرینہ خواب ہے تو ہندوؤں کے ہاں بھی گریٹر انڈیا کا خواب ہے اور اپنے ان توسیع پسندانہ عزائم کو انڈین پارلیمنٹ کی نئی عمارت میں دیوار پر لگے نقشے کے ذریعے واضح کر دیا گیا ہے جس میں پاکستان، بنگلہ دیش، سری لنکا، نیپال کو انڈیا کے اندر ضم کر کے دکھایا گیا ہے۔ دونوں وزرائے اعظم کی جانب سے جاری کردہ نقشہ ان کے توسیع پسندانہ عزائم کو ظاہر کرتا ہے اور اس کے لیے دونوں ممالک مسلم کش پالیسیاں اختیار کیے ہوئے ہیں۔ ان حالات میں جب کہ بھارت اور اسرائیل دونوں کا نشانہ پاکستان ہے اور اس میں خاص طور پر پاکستان کے ایٹمی دانت (صلاحیت) کا ختم کرنا ان کی ترجیح اوّل ہے اور اس کے لیے کئی بار کوشش بھی کی جا چکی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ آئین سے اسلامی شقوں کا نکالنا شامل ہے۔ ان حالات میں جب کہ ''تیری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں'' کے مصداق دشمن تاک لگا کر بیٹھا ہے، بھارتی انتخابات کے حوالے سے عدم دلچسپی اور آنے والے واقعات کی پیش بینی کر کے اس کا تذکرہ نہ کرنا بلی کو دیکھ کر کبوتر کا آنکھیں بند کر لینے کے مترادف ہے اس لیے ''اپنی خودی پہچان او غافل مسلمانِ پاکستان'' کے مصداق یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ اپنا فرض پورا کریں۔ بھارتی مسلمان نے اپنی جان کی قیمت پر بھارت کی دھرتی ماتا کے ٹکڑے کروائے اور ہمیں پاکستان بنوا کر دے دیا کہ ہم پر تو جو بیتے گی سو بیتے گی، تم اس خطہ ارضی میں شریعت نافذ کرو۔ ہم صرف اپنے ہی عمل کے ذمہ دار نہیں بلکہ بھارتی مسلمانوں کی ذمہ داری کا فرض کفایہ بھی ہمارے کندھوں پر ہے لہٰذا "The best Defense is a good Offense" کے مصداق ہمارے بچاؤ کا واحد، پہلا اور آخری حل یہی ہے کہ یہاں اسلام کا نظامِ خلافت قائم کیا جائے جو پوری دنیا کے لیے لائٹ ہاؤس کا کام کرے گا اور اگر یہ نہیں تو پھر سب کہانیاں ہیں بابا:

چمن کے مالی اگر بنا لیں موافق اپنا شعار اب بھی
چمن میں آ سکتی ہے پلٹ کر، چمن سے روٹھی بہار اب بھی

❁❁❁

نیکیوں میں مسابقت کرو!

(سورۃ البقرہ کی آیت 148 کی روشنی میں)

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، لاہور میں امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ ؒ کے 7 جون 2024ء کے خطابِ جمعہ کی تلخیص

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد

سورۃ البقرہ کے 17 ویں اور 18 ویں رکوع میں تحویل قبلہ کے متعلق احکامات اور ہدایات آئی ہیں اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ تحویل قبلہ تحویل اُمت کی علامت بھی تھی۔ یعنی مسجد اقصیٰ سے مسجد الحرام کی طرف قبلے کی تبدیلی کے ساتھ ہی بنی اسرائیل کو معزول کر کے اُن کی جگہ نبی اکرم ﷺ کی اُمت کو اُمت وسط قرار دیا گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ﴾ ''اور (اے مسلمانو!) اسی طرح تو ہم نے تمہیں ایک اُمتِ وسط بنایا ہے' تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسولؐ تم پر گواہ ہو۔'' (البقرۃ:143)

جب تحویل قبلہ کا معاملہ پیش آیا تو یہود کی طرف سے اعتراضات اُٹھائے گئے کہ مسلمانوں کا تو قبلہ ہی واضح نہیں ہے، پہلے رُخ کہیں اور تھا اب کہیں اور ہو گیا۔ اگر اب والا قبلہ ٹھیک ہے تو پچھلی نمازیں ضائع ہو گئیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے جواب دیا:

﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ﴾ ''اور اللہ ہرگز تمہارے ایمان کو ضائع کرنے والا نہیں ہے۔'' (البقرۃ:143)

اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے لفظ ایمان کو صلوٰۃ کے لیے استعمال کیا ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ مومن ہو اور بے نمازی ہو یہ ممکن نہیں ہے۔ مگر آج عید قربان پر بڑا مہنگا جانور تو قربان کیا جائے گا لیکن فجر کی نماز ضائع ہو رہی ہوگی۔ حالانکہ نماز فرض ہے اور قربانی واجب ہے۔ جس رب کے حکم کو مان کر آپ قربانی کر رہے ہیں اُسی نے نماز کا حکم بھی دیا ہے:

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ؕ۲﴾ ''پس آپ (ﷺ) اپنے رب کے لیے نماز پڑھا کیجیے اور قربانی کیا کیجیے۔'' (الکوثر)

پہلے نماز ہے پھر قربانی ہے اور دونوں ضروری ہیں۔ اسی طرح تحویل قبلہ ایک ظاہری کی تبدیلی ہے۔ ظاہر اہم ہے مگر سب کچھ نہیں ہے۔ سورۃ البقرہ میں فرمایا:

﴿وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا﴾ ''ہر ایک کے لیے ایک سمت ہے جس کی طرف وہ رُخ کرتا ہے'' (البقرہ:148)

ہر انسان کی زندگی کا کوئی نہ کوئی رُخ ہے جس کی طرف وہ اپنا رُخ کیے ہوئے ہوتا ہے۔ آگے فرمایا:

﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ﴾ ''تو (مسلمانو!) تم نیکیوں میں سبقت کرو۔'' (البقرہ:148)

لفظ خیرات خیر سے آیا ہے اور یہ کوئی ہلکا لفظ نہیں ہے۔ فرمایا خیرات میں، نیکیوں میں مسابقت کرو۔ مگر آج ہمارا مقابلہ

مرتب: ابو ابراھیم

کس چیز میں ہے؟ قرآن پاک بھی بتاتا ہے:

﴿اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۱ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۲﴾ (التکاثر) ''تمہیں غافل کیے رکھا ہے بہتات کی طلب نے! یہاں تک کہ تم قبروں کو پہنچ جاتے ہو۔''

تم اس دنیا کی محبت میں، اس کے مال و اسباب کی محبت میں غافل ہو گئے، اسی کو تم نے مطلوب و مقصود سمجھا، یہاں تک کہ تم قبروں کو پہنچ گئے۔ ہر ایک کا کوئی نہ کوئی رُخِ زندگی ہے، اسی کے لیے محنت کر رہا ہے، اپنے آپ کو کھپا رہا ہے مگر تم خیرات کے معاملے میں، نیکیوں کے معاملے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرو۔ صحابہ کرام ؓ میں یہ جذبہ موجود تھا۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت عمر ؓ گھر کا آدھا سامان لے کر آئے اور سوچ رہے تھے کہ آج میں حضرت ابو بکر صدیق ؓ پر سبقت لے جاؤں گا۔ دیکھا تو حضرت ابو بکر صدیق ؓ پورے گھر کا سامان لے آئے، اللہ کے رسول ﷺ نے پوچھا: گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ عرض کیا: گھر والوں کے لیے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو چھوڑ آیا ہوں۔ یہ مسابقت خیرات میں تھی، اللہ کو راضی کرنے کی ساری دوڑ لگی ہوئی تھی، آخرت کی فکر ترجیح اول تھی جبکہ دنیا کی فکر بہت کم تھی۔ ابھی سورج نکلا نہیں اور ایک صحابی ؓ مارکیٹ سے واپس آ رہے ہیں۔ کہا میری آج کی ضرورت پوری ہو گئی، اتنا ہی کافی ہے جبکہ دوسری طرف نیکیوں میں سخت مقابلہ ہے۔ اسی لیے تو قرآن میں آیا کہ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔ آج ہماری ساری دوڑ دنیا کمانے میں لگی ہوئی ہے اور آخرت کی کوئی فکر نہیں ہے۔ رات بارہ بجے تک مارکیٹس کھلی ہوئی ہیں، منافع خوری، ذخیرہ اندوزی، ہر چیز میں ملاوٹ اور فراڈ، سب کچھ چل رہا ہے مگر حالات پھر بھی ڈگر پر نہیں آ رہے کیونکہ اللہ راضی نہیں ہے۔ ہمارا سارا مقابلہ، ساری جدوجہد، سارا جذبہ اور سارا غصہ دنیا کمانے میں نکل رہا ہے۔ اللہ کے احکامات ٹوٹ رہے ہیں، اللہ کی حدود پامال ہو رہی ہیں، اللہ اور رسول ﷺ سے جنگ جاری ہے مگر قوم کو کوئی فرق نہیں پڑ رہا، بے حیائی کا طوفان گھروں میں پہنچا ہوا ہے، تعلیمی اداروں کا بیڑا غرق ہو گیا ہے مگر قوم کو احساس ہی نہیں ہو رہا۔ اس پر غصہ آئے گا تو کچھ حیا کی، ایمان کی حفاظت کی کوشش ہوگی۔ اُمت کی ماں حضرت عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ اپنے ذاتی امور و معاملات میں اللہ کے پیغمبر ﷺ نہ غصہ کرتے تھے اور نہ کسی سے بدلہ لیتے تھے لیکن جب اللہ کی حدود میں سے کوئی حد ٹوٹتی تو سب سے زیادہ غصہ اللہ کے رسول ﷺ

کو آتا تھا۔ آج ہمیں احساس ہی نہیں ہو رہا ہے، تبھی تو ہمارا ستیاناس ہے۔ اللہ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔

اسی طرح بندہ چاہتا ہے کہ میں نمایاں ہو جاؤں، میری کوئی ویلیو ہو، کوئی میری تعریف کرے، دوسروں سے آگے نکل جاؤں۔ اللہ نے اس جذبے کو کچلا نہیں بلکہ بتایا کہ تم نیکیوں میں دوسروں سے آگے نکلنے کی کوشش کرو۔ یہی اصل مسابقت ہے۔ ورنہ دنیا میں جتنا بھی کما لو گے وہ تمہارے کام نہیں آئے گا۔ آج دولت کمانے میں دوڑ لگی ہوئی ہے، بھائی بھائی کو قتل کر رہا ہے، بیٹا باپ کو قتل کر رہا ہے، حقوق غصب ہو رہے ہیں، جائیدادوں پر قبضے ہو رہے ہیں، ہر طرف قبضہ مافیا کا راج ہے۔ معاشرے کا تو بیڑا غرق ہونا ہی ہے۔ یہی مسابقت اگر نیکی کے کاموں میں ہوتی، خیر کے کاموں میں ہوتی، تقویٰ میں ہوتی تو آج ہمارا یہ معاشرہ جنت نظیر بن چکا ہوتا۔ جب نیکیوں میں مسابقت کا دور تھا تو کیسی مثالیں قائم ہو رہی تھیں؟ سات گھروں سے کھانا چلتا ہوا واپس پہلے گھر پر آ گیا۔ کیوں؟ اس لیے کہ اپنے سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی کا خیال تھا کہ مجھ سے زیادہ میرے بھائی کو ضرورت ہوگی۔ اللہ اکبر۔ قرآن مجید میں مومنین کی شان بیان ہوئی:

﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ ''اور وہ تو خود پر ترجیح دیتے ہیں دوسروں کو خواہ ان کے اپنے اوپر تنگی ہو۔'' (الحشر:9)

یہ وہ معاشرہ تھا جو قرآن کی تعلیمات اور حضور ﷺ کی تربیت کے نتیجے میں قائم ہوا تھا۔ آج دونوں ہاتھوں سے بے چارے غریب آدمی کو لوٹا جا رہا ہے، جو کچھ اس کے پاس ہے چھینا جا رہا ہے، کوئی خوفِ خدا نہیں ہے۔ یہ قرآن سے دوری کا نتیجہ ہے۔ آگے فرمایا:

﴿اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا﴾ ''جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم سب کو جمع کر کے لے آئے گا۔'' (البقرہ:148)

آخرت کا یہ بیان دو اعتبارات سے ہے۔ اگر سات پردوں میں چھپ کر بھی گناہ کر رہا ہوں تو اللہ کو حساب دیے بغیر جان نہیں چھوٹے گی اور اگر قوم کو بیچ رہا ہوں، اربوں کی کرپشن کر کے بھی دنیا میں بچ جاتا ہوں، کوئی عدالت، کوئی ادارہ کچھ نہیں کر سکتا تو پھر بھی آخرت کے مواخذے سے بچ نہیں سکتا۔ آگے اللہ فرما رہا ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ ''یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔'' (البقرہ:148)

اگر کوئی نیکی اور خیر کا کام کر رہا ہے مگر دنیا میں اس کا کوئی نتیجہ سامنے نہیں آ رہا ہے تو پریشان نہ ہو، اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ وہ تمہارے اعمال کا بھرپور اجر تمہیں عطا فرمائے۔ اگر دنیا میں نہیں تو آخرت میں ضرور عطا فرمائے گا۔ سورۃ الکہف میں ہم پڑھتے ہیں کہ خضر علیہ السلام نے بغیر اُجرت کے ایک دیوار کی مرمت کر دی کیونکہ وہ دیوار یتیم بچوں کی تھی اور ان کے والد کے بارے میں قرآن کہتا ہے:

﴿وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا﴾ ''اور اُن کا باپ نیک آدمی تھا۔'' (الکہف:82)

باپ کی نیکی اولاد کے کام آئے گی۔ جتنی مرضی دولت اور جائیداد چھوڑ کر جاؤ، کیا پتا اولاد کے کام آئے یا نہ آئے، لیکن اللہ کو راضی کر کے جاؤ گے، نیکی کے کام کر کے جاؤ گے تو وہ لازماً اولاد کے کام آئیں گے۔ آج اپنی اولاد کو ہم بہترین تحفہ جو دے سکتے ہیں وہ خود ہمارا اپنا نیک بننا ہے۔

ہم نے تصور بنا لیا کہ اولاد نیک ہوگی تو وہ ہمارے لیے صدقہ جاریہ بنے گی۔ بے شک حدیث میں لکھا ہے لیکن احادیث میں جا بجا یہ بھی لکھا ہے کہ خود نیک بنو۔ حقیقت یہ ہے کہ جب ہم نیک بنیں گے تو ہماری نیکی اولاد کے بھی کام آئے گی اور ہمارے بھی کام آئے گی۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری اولاد ہمارے مرنے کے بعد ہمارے لیے صدقہ جاریہ بنے تو پہلے ہمیں خود نیک بننا ہوگا۔ ❀❀

پریس ریلیز 14 جون 2024ء

یومِ عرفہ پر حجاج امتِ مسلمہ کی عظمت رفتہ کی بحالی کے لیے خصوصی دعا کریں

شجاع الدین شیخ

یومِ عرفہ پر حجاج امتِ مسلمہ کی عظمت رفتہ کی بحالی کے لیے خصوصی دعا کریں۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے قائم مقام امیر اظہر بختیار خلجی نے ایک بیان میں کہی۔ اُنہوں نے کہا کہ یومِ عرفہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے انتہائی بابرکت دن ہے۔ عازمینِ حج یومِ عرفہ کی بابرکت ساعتوں میں اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی کے طالب ہوتے ہیں۔ اُنہوں نے دعا کی کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ تمام عازمینِ حج کی حاضری کو قبول فرمائے، اُنہیں یومِ عرفہ کی بیش بہا برکات سے نوازے اور اُنہیں دنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں عطا فرمائے۔ قائم مقام امیر نے کہا کہ دنیا بھر سے مسلمان بلاتفریق رنگ ونسل اور زبان وقومیت شہر مکہ میں جمع ہوتے ہیں تاکہ مناسک حج ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکیں۔ اُنہوں نے کہا کہ آج امتِ مسلمہ کو دعا کے ساتھ دوا کی بھی اشد ضرورت ہے۔ غزہ میں جاری مسلسل اسرائیلی درندگی کو آٹھ ماہ سے زائد گزر چکے ہیں لیکن 57 مسلمان ممالک صہیونی جارحیت کے خلاف اور فلسطینی مسلمانوں کی حمایت میں آواز بلند کرنے سے بھی خوف زدہ ہیں چہ جائیکہ اس حوالے سے کوئی عملی قدم اُٹھایا جائے۔ لہٰذا آج اللہ تعالیٰ کی تکبیر کو عملی طور پر بلند کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج مسلمانوں کی ذلت ورسوائی کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اُنہوں نے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے احکامات کو پس پشت ڈال دیا ہے اور دنیا میں کہیں بھی حقیقی اسلامی نظام نافذ نہیں۔ یومِ عرفہ کا اصل پیغام یہی ہے کہ مسلمان صحیح معنوں میں اُمت واحدہ کی صورت اختیار کریں اور رب کی دھرتی پر رب کا نظام نافذ ہو تاکہ ہمیں اللہ کی رضا اور نصرت بھی حاصل ہو سکے، دشمنانِ اسلام کو بھی دندان شکن جواب دیا جائے اور ہماری دنیا اور آخرت دونوں سنور جائیں۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر واشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

اسلام: پاکیزگی کا مذہب

مولانا محمد اسلم شیخوپوری رحمۃ اللہ علیہ

اسلام نے ہر شعبے میں پاکیزگی کا حکم دیا ہے، عقائد واعمال کے علاوہ ذریعہ معاش کے بھی پاک ہونے پر بڑا زور دیا ہے۔ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے ''اکل طیب'' (کھانا پاک ہونے) کا ذکر فرمایا ہے۔ سورۃ البقرہ کی آیت 172 میں ہے:

''اے ایمان والو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں دی ہیں اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔''

سورۃ المؤمنون کی آیت 51 میں ہے: ''اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو بے شک میں جانتا ہوں جو کچھ تم کرتے ہو۔''

اسی طرح جب اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا تو وہاں بھی یہ قید لگادی کہ مال پاک ہونا چاہیے۔

سورۃ البقرہ کی آیت 267 میں ہے: ''اے ایمان والو! خرچ کرو ان پاکیزہ چیزوں میں سے جو تم کماؤ اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالا ہے۔''

احادیث میں بھی پاکیزہ روزی کی ترغیب دی گئی ہے اور یہ بھی بتادیا گیا ہے کہ جس شخص کا ذریعہ معاش حرام اور ناجائز ہوگا اس کی دعا قبول نہیں ہوگی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ صرف پاک ہی قبول کرتا ہے، اللہ نے سارے ایمان والوں کو بھی وہی حکم دیا ہے جو اس نے اپنے انبیاء کو دیا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ''اے پیغمبرو! کھاؤ پاکیزہ چیزوں میں سے اور نیک اعمال کرو بے شک میں جانتا ہوں جو کچھ تم کرتے ہو۔''

اور یہ بھی فرمایا ہے: ''اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں دی ہیں''۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر طے کر کے آتا ہے، پراگندہ بال ہے، آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے یارب، یارب، لیکن اس کا کھانا حرام ہے، پینا حرام ہے، لباس حرام ہے، اس کے جسم کو حرام سے غذا دی گئی ہے، اس کی دعا کہاں قبول ہوگی؟'' (صحیح مسلم)

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ مخلوقات میں سے اپنے لیے صرف پاکیزہ ہی کو پسند فرماتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود پاک ہے، اس لیے وہ صرف پاک ہی سے محبت کرتا ہے، خواہ کوئی عمل ہو یا کلام یا صدقہ وہ صرف پاک ہی کو قبول کرتا ہے۔''

یہی انسانوں کا حال ہے جو پاک اور سعادت مند ہوتا ہے، وہ صرف پاک چیز پر ہی راضی ہوتا ہے۔ اسی سے اس کو سکون و اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ اس کی زبان سے ایسا پاکیزہ کلام صادر ہوتا ہے جو بارگاہِ الٰہی میں شرفِ باریابی پاتا ہے۔ ایسے شخص کو فحش گفتگو، جھوٹ، غیبت، چغلی، بہتان اور ہر خبیث کلام سے شدید نفرت ہوتی ہے۔ وہ صرف ایسے اعمال کی طرف مائل ہوتا ہے جنہیں شریعت، عقل اور فطرت اچھا قرار دیتے ہیں۔

مثال کے طور پر وہ ایک اللہ کی عبادت کرتا ہے۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا، اس کی رضا کو اپنی خواہش پر ترجیح دیتا ہے۔ اس کی رضا حاصل کرنے کے لیے اپنی پوری طاقت لگا دیتا ہے۔ اس کی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے، انہیں تکلیف نہیں دیتا۔ ان کی عزت و آبرو سے نہیں کھیلتا، ان کی اچھائیوں کو پھیلاتا ہے اور ان کی برائیوں اور کمزوریوں کو چھپاتا ہے۔ اس کے اخلاق بھی اعلیٰ اور پاکیزہ ہوتے ہیں۔ مثلاً حلم و وقار، صبر وشکر، صدق ووفا، تواضع اور رحمدلی، رحمت وسکینت، عفت و طہارت، جودوسخا، شجاعت اور استغناء، محبت اور مروت، خورد نوش کے لیے حلال اور پاک چیزوں کو پسند کرتا ہے، وہ دوستی بھی ایسوں سے لگاتا ہے جو صاف ستھرے ہوتے ہیں۔ وہ رشتہ بھی وہیں کرتا ہے جہاں کردار وعمل کی پاکیزگی ہوتی ہے۔ گویا وہ ہر اعتبار سے پاک ہوتا ہے اس کی روح بھی پاک، بدن بھی پاک، اخلاق بھی پاک، عمل بھی پاک، کلام بھی پاک، کھانا بھی پاک، پینا بھی پاک، لباس بھی پاک، کلام بھی پاک، دوستی بھی پاک، آنا جانا بھی پاک، ٹھہرنا اور لوٹنا بھی پاک، یہ سعادت مند شخص ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے میں فرمان باری تعالیٰ ہے: ''وہ لوگ جن کی جان فرشتے اس حال میں نکالتے ہیں کہ وہ پاک ہوتے ہیں وہ ان سے کہتے ہیں تم پر سلامتی ہو، تم جنت میں داخل ہو جاؤ ان اعمال کے بدلے جو تم کیا کرتے تھے۔'' (النحل:32)

طیب اور پاک کی ضد خبیث ہے، جیسے طیب شخص ہر شعبے میں، ہر چیز میں ہر اعتبار سے پاکیزگی پسند ہوتا ہے، اس طرح خبیث شخص کا ہمہ جہت اور ہمہ وقت میلان خباثت کی طرف ہوتا ہے۔ دل میں بھی خباثت، زبان پر بھی خباثت اور اعضاء میں بھی خباثت کے جراثیم پائے جاتے ہیں لیکن ان میں سے کچھ لوگ سچی توبہ کے ذریعے ان جراثیم کو ختم کرنے اور گناہوں سے اپنے آپ کو پاک کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں، جب وہ اللہ کے حضور پیش ہوتے ہیں تو ان پر خباثت اور نجاست کا کوئی اثر نہیں ہوتا، ان کے برعکس جو توبہ نہیں کرسکیں گے اور طہارت اور خباثت دونوں مادوں کے ساتھ آخری عدالت میں پیش ہوں گے۔

انہیں گندگی سے پاک کرنے کے لیے دوزخ میں ڈالا جائے گا تاکہ وہ جنت میں داخل ہونے کے قابل ہو سکیں کیونکہ جنت میں کوئی بھی ناپاک شخص داخل نہیں ہو سکے گا، دوزخ میں انہیں اتنی ہی دیر رکھا جائے گا جتنی دیر میں ان کا خبث دور ہونے میں وقت لگے گا، چونکہ مشرک اور کافر کا عنصر بھی خبیث ہوتا ہے اور خباثت اس کے رگ و ریشہ میں رچی بسی ہوتی ہے، اس لیے وہ دوزخ میں رہنے کے باوجود خباثت سے پاک نہیں ہو سکے گا۔ چنانچہ وہ کبھی بھی جنت میں داخل ہونے کا حقدار نہیں ہوگا۔

جیسے کتے کو اگر سمندر میں ڈال کر کئی بار غسل دے دیا جائے تو بھی وہ پاک نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح مشرک پاک نہیں ہوسکتا، البتہ اگر وہ دنیا میں کفر وشرک سے توبہ کرلیتا تو اس کا پاک ہونا ممکن تھا۔ دین سے دوری کی وجہ سے ہمارے ہاں پاک ناپاک اور حلال حرام کا امتیاز اٹھتا جارہا ہے، دولت کی ہوس نے بہت سوں کو اندھا کر دیا، وہ صرف دولت کے طلب گار ہیں چاہے وہ کسی بھی راستے سے اور کسی بھی طریقے سے آئے، ایسے لوگوں کی کمی نہیں جن کا تقویٰ صرف پانی تک محدود ہو کر رہ گیا ہے، اگر پانی میں چڑیا گر کر مرجائے تو انہیں اس کی پاکی ناپاکی کی فکر ہوتی ہے لیکن رزق میں ہاتھی جتنا حرام بھی شامل ہوجائے تو انہیں کوئی پریشانی لاحق نہیں ہوتی۔

اگر یہ نکتہ ملحوظ رہے کہ خبیث اور ناپاک مال سے کیا گیا نہ تو حج اور عمرہ قبول ہوتا ہے، نہ صدقہ خیرات پر کوئی اجر وثواب ملتا ہے، نہ مساجد اور مدارس میں چندہ دینے سے وہ پاک ہوسکتا ہے، بلکہ اس کے برعکس اس کے نتائج بڑے خطرناک ہوتے ہیں۔ دعائیں قبول نہیں ہوتیں، اولاد نافرمان ہوجاتی ہے، گھریلو زندگی تلخیوں سے بھر جاتی ہے۔ سکون اور اطمینان عنقا ہوجاتا ہے۔ اس نکتہ کو ملحوظ رکھنے سے ناپاک مال سے بچنا آسان ہوجاتا ہے۔

عید الاضحیٰ منائیں لیکن یہ خیال بھی رکھیں کہ غزہ میں ہمارے مسلمان بھائیوں، بہنوں اور بچوں کی میتیں اُٹھائی جا رہی ہیں: خورشید انجم

ہمارے دین کا مطالبہ ہے کہ شریعت کی حدود پامال نہیں ہونی چاہئیں، ان کے اندر رہ کر آپ خوشی منا سکتے ہیں، کھیل کود اور تفریح میں بھی حصہ لے سکتے ہیں: ڈاکٹر حماد لکھوی

خوشی اور غم کے موقع پر بندہ مومن کا طرزِ عمل کے موضوع پر

حالاتِ حاضرہ کے منفرد پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہارِ خیال

میزبان: آصف حمید

سوال: گزشتہ آٹھ ماہ سے فلسطینیوں پر مظالم ہو رہے ہیں اور دیگر مسلمانوں کی حالت بھی آپ کے سامنے ہے۔ یعنی ایک پریشانی اور کرب کی حالت ہے۔ اس صورت حال میں ہم لوگ عید الاضحیٰ کیسے منائیں اور اس حوالے سے اللہ تعالیٰ ہمیں کیا ہدایت دیتا ہے؟

ڈاکٹر حماد لکھوی: اللہ کریم نے انسانوں کو جس کیفیت کے ساتھ اس دنیا میں بھیجا ہے، خوشی اور غم اس کا لازمی حصہ ہے۔ اگر ہم انفرادی یا اجتماعی سطح پر جائزہ لیں تو اس دنیا میں خوشی بہت کم ہے اور غم زیادہ ہیں۔ اس دنیا میں انسان کے لیے سہولتیں جن کو انسان آسائشیں کہتا ہے وہ بہت کم ہیں اور ہونی بھی کم چاہئیں کیونکہ یہ دنیا دار الامتحان ہے اور دار الامتحان میں انسان کو کوئی بھی چیز اپنی خواہش کے مطابق مل جائے یہ عام طور پر ممکن نہیں ہوتا۔ اس کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ نے جو جنت کا تصور دیا ہے اس میں انسان کے لیے کوئی غم اور کوئی تنگی تکلیف نہیں ہوگی، وہاں انسان کی ہر خواہش پوری ہوگی۔ خوشی اصل میں اس کیفیت کا نام ہے جو کوئی کامیابی مل جانے پر انسان کو حاصل ہوتی ہے لیکن اس دنیا میں چونکہ انسان کو پے در پے امتحانات کا سامنا ہے لہٰذا یہاں حقیقی خوشی ملنا بالعموم ممکن نہیں ہے۔ یہ آج کے دور کی بات نہیں بلکہ نبی اکرم ﷺ سے لے کر آج تک ہماری پوری تاریخ دکھوں سے بھری ہوئی ہے۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ شریعت آپ کو منع کر دے کہ آپ خوش نہ ہوں۔ نبی اکرم ﷺ کے دور میں جنگیں بھی لڑی جاتی تھیں، مسلمانوں پر مشکلات بھی آتی تھیں، دکھ بھی پہنچتے تھے لیکن ساتھ ہی عید بھی منائی جاتی تھی۔ آپ کہہ لیجیے کہ سارے دکھوں کے باوجود گنجائش بھی موجود ہے اور شریعت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جب عید آئے تو خوشی منائی جائے۔ شاید اس امتحانِ زندگی میں انسان کو جو پریشانیاں لاحق ہیں ان کے دباؤ سے نکلنے کا یہ ایک ذریعہ ہے۔ اس سے امتحان کی تیاری میں انسان کو تقویت ملتی ہے اور وہ دنیوی کردار کے حوالے سے بھی

مرتب: محمد رفیق چودھری

اور اُخروی تیاری کے حوالے سے بھی بہتر کارکردگی دکھا سکتا ہے۔ اگر آپ کچھ وقت کے لیے ماضی اور مستقبل سے لاتعلق ہو کر صرف حال میں خوش رہیں تو آپ تھوڑے relax ہو جائیں گے اور تازہ دم ہو کر دوبارہ امتحان کی تیاری کریں گے۔ عید ہمیں ایسا ہی ماحول فراہم کرتی ہے۔ نبی پاک ﷺ کے دور میں بچیاں بیٹھ کر دف بجا رہی تھیں اور کچھ گیت گا رہی تھیں، حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے انہیں رُوکا تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ یہ خوشی کا دن ہے انہیں مت روکو۔ ایک مرتبہ کوئی کرتب ہو رہا تھا، نبی اکرم ﷺ حضرت عائشہ ؓ کو دکھاتے رہے، یہاں تک کہ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں تھک کر واپس آ گئی۔ یعنی حضور ﷺ نے حضرت عائشہ ؓ کو کتنا وقت اور موقع دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ خوشی منانا ایک تھراپی (theropy) ہے جس کی شریعت نے عین معاشرتی تقاضوں اور انسانی نفسیات کے مطابق گنجائش رکھی ہے اور اس کے لیے عیدین کی صورت میں دو دن عطا کیے ہیں۔

سوال: اگر ہم حال کی بات کریں تو اس وقت غزہ میں مسلمان بہنوں، بیٹیوں اور بچوں کے خون کی ہولی کھیلی جا رہی ہے جس کو ہم سوشل میڈیا پر دیکھ بھی رہے ہیں۔ ایسے حالات میں عید کے موقع پر ہمارا طرزِ عمل کیسا ہونا چاہیے؟

خورشید انجم: ویسے تو انسان چاہتا ہے کہ غم کبھی نہ آئے خوشی رہے لیکن زندگی کے اس امتحان میں خوشی اور غم ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ خود نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کو ہم دیکھیں تو وہاں مسلسل ایک ایمرجنسی والی کیفیت تھی۔ ادھر جنگ سے فارغ ہو کر آئے ہیں تو دوسری طرف ایک اور جنگ کی طرف روانگی شروع ہو رہی ہے لیکن اس کے باوجود وہاں نکاح بھی ہو رہے ہیں، خود نبی کریم ﷺ ولیمے کی مبارکباد بھی دے رہے ہیں، بچوں کی پیدائش پر مبارکباد بھی دی جا رہی ہے۔ یہ ساری چیزیں ساتھ ساتھ چلتی ہیں لیکن یہ سب کچھ ایک حد کے اندر ہے۔ ہمارے ہاں مسئلہ یہ ہے کہ جب ہم خوشی منا رہے ہوتے ہیں تو آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ اگر پڑوس میں میت ہو تو ہمیں پرواہ نہیں ہوتی۔ اس وقت غزہ میں غم کی صورتحال ہے جبکہ دوسری طرف ہم خوشیوں کے شادیانے بجا رہے ہیں۔ اسی طرح جب ہم پر کوئی مصیبت آتی ہے تو ہم بالکل ہی مایوس اور قنوطیت زدہ ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اسلام انسان سے ایک متوازن رویہ چاہتا ہے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ کی شادی کو دیکھ لیجیے۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور حضرت عمر ؓ نے جن چھ اصحاب پر مشتمل شوریٰ مقرر کی تھی ان میں سے ایک ہیں۔ یعنی خلافت کے اہل امیدوار ہیں لیکن شادی کس طرح کر رہے ہیں؟ حضور ﷺ نے بس اتنا کہا کہ کم از کم ولیمہ تو کر لو۔ ہمارے ہاں خوشی منانے کا تصور بہت غلط ہو گیا ہے۔ عید منائیں لیکن یہ خیال بھی رکھیں کہ غزہ میں ہمارے بھائیوں کی میتیں بھی اُٹھائی جا رہی ہیں۔ اس چیز کو مدنظر رکھ کر جو عید منائی جائے گی ظاہر ہے وہ مختلف ہوگی۔

ہمارے ہاں خوشی کے موقع پر بے تحاشا خرچ کیا جاتا ہے، یہ خرچ ہم اپنے مظلوم فلسطینی بھائیوں کے لیے کریں۔

سوال: قرآن مجید میں اللہ فرماتا ہے: ''تا کہ تم افسوس نہ کیا کرو اُس پر جو تمہارے ہاتھ سے جاتا رہے اور اس پر اترایا نہ کرو جو وہ تمہیں دے دے اور اللہ کو بالکل پسند نہیں ہیں اترانے والے اور فخر کرنے والے۔'' (الحدید:23)

اس آیت میں مایوسی کو شیطانی عمل قرار دیا گیا ہے۔ کیا خوشی میں اترانے کو بھی شیطانی عمل کہا جائے گا؟

ڈاکٹر حماد لکھوی: قرآن حکیم میں 'فرح' کے مادے سے کم و بیش 22 کلمات ہیں اور ان میں سے بیشتر کلمات منفی معنوں میں آئے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ ﴿٧٦﴾﴾ ''یقیناً اللہ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔'' (القصص:76)

جب آپ خوشی میں آپے سے باہر ہوتے ہیں یا فخر کے طور پر دوسروں پر اپنی برتری جتاتے ہیں تو وہی اترانا ہوتا ہے اور اس کو قرآن میں پسند نہیں کیا گیا۔ حقیقی معنوں میں خوشی وہ ہوتی ہے جو کسی دوسرے کے لیے غم نہ بنے۔ اسی طرح شیخی بگھارنا اور دکھاوا کرنا بھی منفی معنوں میں آتا ہے۔ البتہ بے حد خوشی اگر مثبت معنوں میں ہو تو اس کی شدت ہر اعتبار سے قابل قبول ہو جاتی ہے۔ جیسے حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر تم میں سے کسی ایسے شخص کی نسبت کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے جو ایک بے آب و گیاہ صحرا میں اپنی سواری کے ساتھ (سفر کر رہا) تھا، اس کا کھانا اور پانی اسی (اونٹ) پر تھا۔ (دوران نیند اس کا اونٹ کھو گیا)۔ وہ اس (کے ملنے) سے مایوس ہو گیا تو ایک درخت کے پاس آیا اور اس کے سائے میں لیٹ گیا۔ وہ اسی عالم میں ہے کہ اچانک وہ (سواری) اس کے پاس کھڑی ہے، اس نے اس کو نکیل کی رسی سے پکڑ لیا، پھر بے پناہ خوشی کی شدت میں کہہ بیٹھا، اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں۔ یعنی خوشی کی شدت کی وجہ سے اتنی بڑی غلطی کر گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ خوشی مثبت ہو تو اس کی حد جتنی بھی بڑھ جائے اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن منفی ہو تو پھر یہ دوسروں کے لیے غم کا باعث بن جاتی ہے۔

اسی طرح اسلام میں مایوسی ناپسندیدہ عمل ہے۔ شریعت نے مومن کو ایسے اوصاف عطا کیے ہیں جو بندے کو مایوسی سے بھی نکالتے ہیں اور خوشی میں اس کو محدود بھی رکھتے ہیں۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: ''مومن کا بھی عجب حال ہے، اس کے ہر معاملے میں بھلائی ہی بھلائی ہے۔ اور یہ بات سوائے مومن کے کسی کو حاصل نہیں ہے۔ اگر اس کو خوشی حاصل ہوئی اور اس نے شکر ادا کیا تو اس میں بھی ثواب ہے اور جو اس کو نقصان پہنچا اور اس پر صبر کیا، تو اس میں بھی ثواب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں صبر، شکر، توکل اور قناعت کے اوصاف اختیار کرنے کی تلقین کی ہے اور نبی پاک ﷺ نے بھی اس کی تاکید کی ہے۔ یہ اصل میں انسان کو محدود رکھنے کے لیے ہے تا کہ خوشی شیخی نہ بن جائے اور مایوسی کفر نہ بن جائے۔

سوال: ایک شکوہ آتا ہے کہ منبر و محراب سے غم یا سختی کی وعید زیادہ سنائی جاتی ہے جبکہ خوشی یا بشارت کی بات کم کی جاتی ہے۔ یہ بات کس حد تک درست ہے؟

خورشید انجم: قرآن مجید کا اسلوب یہ ہے کہ جہاں جہنم کا ذکر ہے ساتھ ہی جنت کا ذکر بھی ہے۔ یہ دونوں بیان ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ انبیاء و رُسل کے بارے میں فرمایا: ﴿رُسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ﴾ ''یہ رسول (بھیجے گئے) بشارت دینے والے اور خبردار کرنے والے بنا کر'' (النساء:165)

> **عموماً جب آپ کسی کو غلط راستے سے روکتے ہیں تو وہاں تبشیر کام نہیں آتی بلکہ انذار کام آتا ہے۔**

رسول تو بشارت بھی دیتے تھے اور ڈراتے بھی تھے۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ ان کی طرف سے ڈر کی ہی بات آتی ہے۔ ایک شخص نے ڈاکٹر صاحبؒ سے کہا: آپ کو ڈپریشن کیوں ہے، آپ تو قرآن و حدیث پڑھتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں عذاب اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہا ہوں تو مجھ پر ڈپریشن کیوں نہیں ہوگا؟ انسان جب دیکھتا ہے کہ حالات کس رُخ پر جا رہے ہیں تو اس کا اظہار بھی کرتا ہے اور لوگوں کو ڈراتا بھی ہے۔ جیسے حضور ﷺ نے واصباحا کا نعرہ لگایا اور کہا کہ اگر میں یہ کہوں کہ ایک لشکر آ رہا ہے تو تم لوگ مانو گے؟ لوگوں نے کہا بالکل مانیں گے کیونکہ آپ جھوٹ نہیں بول سکتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح یقین کر لو کہ عذاب بس آیا ہی چاہتا ہے لہٰذا اللہ کی نافرمانی چھوڑ دو۔ عذاب انسان کے اعمال کے سبب بھی آتا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے: (اعمالکم عمالکم) جیسے تمہارے اعمال ہوں گے ویسے ہی حکمران ہوں گے۔ لہٰذا قوم جس راستے پر چل رہی ہے اس میں ظاہر ہے انذار تو کرنا پڑے گا۔

ڈاکٹر حماد لکھوی: عموماً جب آپ کسی کو غلط راستے سے روکتے ہیں تو وہاں تبشیر کام نہیں آتی بلکہ انذار کام آتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو جو ابتدائی احکام دیے گئے تھے ان میں پہلے انذار تھا۔ جیسا کہ فرمایا: ﴿قُمْ فَأَنذِرْ ﴿٢﴾﴾ (المدثر) ''آپؐ اٹھیے اور (لوگوں کو) خبردار کیجیے۔''
﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ﴿٢١٤﴾﴾ (الشعراء) ''اور (اے نبی ﷺ!) خبردار کیجیے اپنے قریبی رشتہ داروں کو۔''

اس کی وجہ انسانی کیفیت ہے۔ خوف اور اُمید دونوں چیزیں انسان کے عمل پر اثر انداز ہوتی ہیں لیکن اُمید دلا کر آپ کسی کا راستہ تبدیل نہیں کر سکتے بلکہ عموماً یہ خوف ہی ہوتا ہے جو انسان کو راستہ تبدیل کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ ایک ڈرائیور کو آپ جتنا مرضی سبز باغ دکھائیں کہ دوسری سڑک اتنی شاندار ہے، فلاں ہے فلاں ہے لیکن وہ آپ کی بات نہیں مانے گا لیکن جب آپ کہہ دیں کہ آگے پل ٹوٹا ہوا ہے یا آگے ڈاکو ہیں تو وہ فوراً گاڑی روکے گا اور پوچھے گا کس راستے سے جانا چاہیے۔ لہٰذا انذار پہلے قدم پر ضروری ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے بھی انذار فرمایا اور جب بھی آپ قوم کو غلط راستے پر چلتے ہوئے دیکھیں گے تو آپ یہی کریں گے۔

سوال: آج کل کی صورتحال میں انذار سے کام چلے گا یا تبشیر سے؟

ڈاکٹر حماد لکھوی: آج لوگوں کی ترجیح دین نہیں ہے لہٰذا انذار ہی کی ضرورت ہے۔ تبشیر کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جب کوئی سیدھے راستے پر چل پڑے۔ اس طرح اس میں مزید رغبت پیدا ہوگی اور وہ اس راستے پر چلتا جائے گا۔ پھر آپ اس کو توبہ کی فضیلت سمجھائیں گے اور اللہ کی رحمت کے 100 حصوں کی بشارت سنائیں گے۔ جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ: (الایمان بین الخوف والرجا) ''ایمان خوف و امید کے درمیان ہے۔'' آپ یونیورسٹیز کا ماحول دیکھ لیں۔ جب تک آپ کوئی قدغن نہیں لگاتے تو طلبہ رولز کی پابندی نہیں کرتے۔ اسی طرح اسلام نے سزاؤں کا تصور دیا ہے تا کہ لوگ سیدھے راستے پر چلیں۔ اگر پاکستان کے معروضی حالات کی بات کریں تو یہ انذار ہی کا موقع ہے لیکن جیسا کہ ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے تو ساتھ امید کی بات بھی کی جائے گی۔

سوال: ہمارے ہاں جب خوشی کا موقع آتا ہے تو اس میں بھی اترانا، تکبر اور دکھاوا آ جاتا ہے اور جب غم کا موقع ہوتا ہے تو اس وقت بھی چیخنا، چلانا اور ماتم کی کیفیت آ جاتی ہے۔ دونوں کیفیتوں میں اعتدال کی حد کیا ہے۔ اس بارے میں ذرا بتائیے؟

خورشید انجم: بنیادی بات یہ ہے کہ میں بحیثیت انسان یہاں امتحان گاہ میں بھیجا گیا ہوں۔ سورہ حدید میں فرمایا گیا: ''تاکہ تم افسوس نہ کیا کرو اُس پر جو تمہارے ہاتھ سے جاتا رہے اور اس پر اترایا نہ کرو جو وہ تمہیں دے دے اور اللہ کو بالکل پسند نہیں ہیں اترانے والے اور فخر کرنے والے۔'' (آیت:23)

یہ آیت واضح کررہی ہے کہ ہر حال میں حدود کے اندر رہنا چاہیے۔ آپ کی خوشی کسی دوسرے کا غم بن جائے تو وہ خوشی نہیں رہتی۔ مثال کے طور پر شادیوں میں اندھا دھند فائرنگ کی جاتی ہے اور اکثر اس کے نتیجہ میں کوئی نہ کوئی ہلاکت ہوجاتی ہے اور شادی ماتم میں بدل جاتی ہے۔ اسی طرح بعض اوقات شادیوں میں اندھا دھند پیسہ بہایا جاتا ہے اور بڑھ چڑھ کر دکھاوا کیا جاتا ہے جبکہ اسی خاندان میں کوئی غریب بھی ہوگا جس کی بیٹی کے بال سفید ہورہے ہوں گے اور اس کے پاس اتنی گنجائش نہیں ہوتی کہ بیٹی کے ہاتھ پیلے کرسکے۔ اس پر کیا بیتے گی۔ لہٰذا خوشی ایک حد کے اندر رہے تو وہ صحیح خوشی ہوتی ہے جس طرح قرآن و حدیث میں تعلیم دی گئی ہے کہ نکاح مسجد میں ہو، دوسرے دن ولیمہ ہو۔ اب اس طریقہ سے ہٹ کر شادیوں پر جو اخراجات ہورہے ہیں اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ اب روز بروز شادی کرنا مشکل سے مشکل تر ہورہا ہے کیونکہ جہیز اکٹھا کرنا والدین کے لیے پہاڑ سر کرنے کے مترادف ہو گیا ہے، اس کے لیے قرض لیا جارہا ہے، زکوٰۃ مانگی جارہی ہے۔ جس قدر نکاح کو مشکل بنایا جارہا ہے اتنا ہی زنا عام ہورہا ہے اور اس کے نتیجے میں زندگیاں اور معاشرے برباد ہورہے ہیں۔ اسی طرح غم کے معاملے میں بھی ہم حد سے بڑھ جاتے ہیں اور قنوطیت زدہ ہوکر بیٹھ جاتے ہیں۔ حالانکہ سیرت النبی ﷺ میں ہم دیکھتے ہیں کہ جنگیں بھی ہوتی تھیں، شہادتیں بھی ہوتی تھیں، شادیاں بھی ہوتی تھیں، بیواؤں کے نکاح بھی ہوتے تھے اور یہ سارا معاملہ ساتھ ساتھ چلتا رہتا تھا۔ زندگی کہیں رُکتی نہیں ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے غم میں چیخنے چلانے اور بال نوچنے سے منع کیا، اسی طرح خوشی کے موقع پر ناچ گانا بھی حرام قرار دیا۔ کیونکہ جب انسان خوشی میں حد سے گزر جاتا ہے تو پھر وہ نہیں دیکھتا کہ ارد گرد کوئی بیمار ہے، کہیں فوتیدگی ہوئی ہے، یا کوئی کسی اور غم اور تکلیف میں مبتلا ہے۔

سوال: بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ملک پر بُرے حالات آئے ہوتے ہیں یا قوم غم کی کیفیت میں ہوتی ہے تو کوئی کرکٹ ٹورنامنٹ شروع کروا دیا جاتا ہے۔ کیا یہ بات صحیح ہے کہ ایسی چیزیں اس لیے بھی کی جاتی ہیں کہ ہمارے ذہنوں پر سے حالات کا دباؤ کم کیا جائے، جیسے مسئلہ فلسطین کے حوالے سے؟

ڈاکٹر حماد لکھوی: ایک معاشرت کا دائرہ ہے اور ایک شریعت کا دائرہ ہے۔ اگر معاشرت کی کوئی روایت شریعت کے منافی نہیں تو اسے روکا نہیں جانا چاہیے۔ مثال کے طور پر ایک شخص اعتکاف سے فارغ ہوتا ہے اور اس کے عزیز اس خوشی میں مٹھائی بانٹتے ہیں، اس کو ہار پہناتے ہیں تو یہ شریعت کا حکم نہیں ہے بلکہ یہ معاشرت کا ایک پہلو ہے، معاشرتی دائرے میں اس کی اجازت ہونی چاہیے۔ اسی طرح کھیل کود بھی معاشرت کا حصہ ہے اور اس کی بھی گنجائش نکلتی ہے۔ قرآن میں ہے حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائی آؤٹنگ کے لیے لے گئے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر آپ شریعت کے دائرے کے اندر زندگی گزار رہے ہیں تو اس میں آؤٹنگ کا تصور بھی ہے، کھیل کود بھی ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے لوگوں کے لیے خوشی کا موقع مہیا کرتا ہے تو اس کے اس طرزِ عمل کو تحسین کی نظر سے دیکھا جانا چاہیے بجائے اس کے کہ تنقید کی جائے۔ ہم چار بھائی کرکٹ کھیلتے تھے اور ہمارا اپنا لکھوی کرکٹ کلب تھا۔ والد صاحب نے کہا تھا کہ آپ کی نماز نہیں ضائع ہونی چاہیے۔ ہم نے وہاں یہ رواج ڈالا کہ جب نماز کا وقت ہوتا تھا تو ہم وہاں گراؤنڈ میں ہی جماعت کرواتے تھے۔ ہمارا دین کہتا ہے کہ شریعت کی حدود پامال نہیں ہونی چاہئیں، ان کے اندر رہ کر آپ خوشی منا سکتے ہیں، کھیل کود اور تفریح میں حصہ بھی لے سکتے ہیں۔

> **اللہ کے نبی ﷺ نے غم میں چیخنے چلانے اور بال نوچنے سے منع کیا، اسی طرح خوشی کے موقع پر ناچ گانا بھی حرام قرار دیا۔**

سوال: کھیل کے ٹورنامنٹ ہوں یا جشن بہاراں یا کوئی اور فنکشن ہو اسے ہم شریعت کے دائرے میں رہ کر کیسے منائیں؟

ڈاکٹر حماد لکھوی: ایک طرف تو یہ ہے کہ آپ لوگوں کو لہو ولعب میں لگا کر مقصد سے دور کریں اور دوسری طرف یہ ہے کہ آپ لوگوں کو عید والے دن بھی خوشی نہ منانے دیں، میرے خیال سے یہ دونوں انتہائیں غلط ہیں۔ شریعت کا اصول یہ ہے کہ جب آپ کسی چیز کی اجازت دیتے ہیں کہ ایک مخصوص وقت تفریح میں گزارا جا سکتا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ مقصد بھلانے کے لیے ہے۔ جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ شریعت کا دائرہ کیا ہے تو اس حوالے سے میں ایک مثال دیتا ہوں کہ بچپن میں ہم سنتے تھے کہ شادی میں لائٹنگ کرنا فضول خرچی ہے مگر آج ہمارے ہاں سیرت کانفرنس بھی لائٹنگ کے بغیر نہیں ہوتی۔ ڈرون کیمروں سے کوریج ہو رہی ہوتی ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ کچھ چیزیں بڑھتی جاتی ہیں۔ لہٰذا ایک معاشرتی دائرے کے اندر لوگوں کو خوشیاں منانے کی اجازت ہونی چاہیے۔ میرا خیال ہے کہ خرچ جب اسراف اور تبذیر کی حد تک بڑھ جائے تو اس پر قدغن لگنی چاہیے اور قرآن نے بھی اس کو حرام قرار دیا ہے لیکن اس دائرے کے اندر اندر انسان خوشی منا سکتا ہے۔

خورشید انجم: اصل میں خوشی کا کوئی بھی موقع ہو اس کو اگر شریعت کے دائرے کے اندر اندر منایا جائے تو وہ ٹھیک ہے۔ بجائے اس کے ہمارے ہاں ٹی ٹونٹی ہو، جشن بہاراں ہو، پھر کبھی جشن مہران ہے، کبھی جشن بولان ہے، کبھی جشن خیبر ہے، ان میں جو کچھ ہوتا ہے وہ شریعت سے میل نہیں کھاتا۔ پھر اس سے آگے بڑھ کر موسیقی کے مقابلے اور ناچ گانا، یہ سب چیزیں جو ہم کررہے ہیں تو یہ نہ صرف شریعت کے خلاف ہیں بلکہ بعض اوقات ان کو اسلامی معاشرت کے خلاف بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ نضر بن حارث نے جب دیکھا کہ لوگ قرآن کو سن کر اسلام میں داخل ہورہے ہیں تو اس نے ایک سکیم بنائی جس کو قرآن میں بے نقاب کیا گیا:

''اور کہا اُن لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا کہ مت سنو اس قرآن کو اور اس (کی تلاوت کے دوران) میں شور مچایا کرو تاکہ تم ہی غالب رہو۔'' (حٰمٓ السجدۃ:26)

نضر بن حارث شام اور عراق سے لونڈیاں لے کر آیا جو گاتی تھیں تاکہ لوگوں کو اس لہو ولعب میں مشغول رکھا جائے اور وہ قرآن کو نہ سنیں۔ اب یہی ہتھکنڈے انڈسٹری کی صورت اختیار کرچکے ہیں۔ اس انڈسٹری کا مقصد یہی ہے کہ لوگ اسی میں گم رہیں اور سوچنے سمجھنے اور غور و فکر کرنے سے باز رہیں۔ اسی طرح جب کرکٹ کا سیزن آتا ہے تو گویا لوگ ایک بخار میں مبتلا ہوجاتے ہیں اور سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اس میں مگن ہوجاتے ہیں۔ کھیل کود کو منع نہیں ہے بلکہ صحت کے لیے اچھا ہے لیکن ایسا بھی نہیں ہونا چاہیے کہ دفتری کام بھی چھوڑ دیے جائیں، نمازیں چھوٹ جائیں، باقی حقوق اور فرائض کا بھی خیال نہ رہے۔ پھر کرکٹ میں جوا اور سٹہ بھی ہوتا ہے، اس صورت میں یہ کھیل نہ رہا بلکہ ایک گناہ کا کام بن گیا۔ ۞۞

فقط چند روز.........

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

ہر دن نئے چرکے، ہر دن غزہ، اقصیٰ میں نئے غم لیے طلوع ہوتا ہے۔ اسرائیل امریکا کی چھتر چھاؤں میں غزہ پر بمباریوں اور مسجد اقصیٰ پر اس کے تقدس کی پامالی کے اقدامات میں دن رات ایک کر رہا ہے۔ نُصیرات کیمپ پر تازہ ترین حملہ جس میں بیک وقت ٹینک، فضائی، زمینی حملے بستی آبادی پر عورتوں بچوں کا شکار پوری ڈھٹائی کے ساتھ کھیلا گیا۔ 274 فلسطینی شہید، 400 زخمی، سڑکیں، اسپتال کے اطراف لاشوں سے پٹے پڑے، جذبے آخری سانسوں تک ان کے توانا ہیں، زخمی نوجوان اپنے ہی خون میں رنگے ہاتھ مگر پُرعزم، کہتا ہے: جئیں گے تو عزت کے ساتھ، جان دیں گے تو عظمت کے ساتھ! مرثیے، نوحے، مزاحمتی شاعری سے کہیں توانا ایک ایک بچے جوان، 76 سالہ بوڑھے جوانمرد، (قدس میں وحشی اسرائیلی فوجیوں کے مقابل ڈٹا!) اور 102 سالہ عورت کا جذبہ ہے! ان سے ہم کہتے ہیں:

زندگی کیا کسی مفلس کی قبا ہے جس میں،
ہر گھڑی درد کے پیوند لگے جاتے ہیں،
عرصۂ دہر کی جھلسی ہوئی ویرانی میں،
ہم کو رہنا ہے، پر یونہی تو نہیں رہنا ہے،
اجنبی ہاتھوں کے بے نام گراں بارِ ستم،
آج سہنا ہے ہمیشہ تو نہیں سہنا ہے......
چند روز اور مری جان، فقط چند ہی روز......!

یہ دنیا سے صفحۂ ہستی سے فلسطین کو مٹا دینا چاہتے تھے۔ واللہ! آج پوری دنیا فلسطین بن گئی، جھنڈے لہراتے شاہِ ڈنمارک، فرنچ ممبران پارلیمنٹ، اسپین بلکہ پورا یورپ اور اب جنوبی افریقہ! شرق تا غرب سبھی زندہ آزاد ممالک۔ (استثناء صرف غلام ذہن مسلم ممالک کی ہے۔) جنوبی افریقہ میں کیپ ٹاؤن کا ایک پورا علاقہ بوکاپ فلسطینی جدوجہد کا عکاس بنا کھڑا ہے۔ علاقے کی دیواریں الاقصیٰ کی تصاویر، فلسطینی تاریخ کا احاطہ کرتی پینٹ کر رکھی ہیں۔ فلسطینی جھنڈے ہر قدم، نعرے ثبت در و دیوار فلسطین سے یک جہتی کے سبھی پیغام لیے کھڑے ہیں! نصیرات میں بہا مقدس خون اب امریکا کو اپنی گرفت میں لے چکا ہے۔ جو انقلاب کی سرخ لکیر بن کر وائٹ ہاؤس کو اپنے گھیرے میں لیے ہوئے ہے! دیکھیے یہ مناظر۔ امریکا بھر سے لال قمیصیں پہنے، لال جھنڈے اٹھائے لاکھ سے زیادہ مظاہرین ''دی پیپلز ریڈ لائن'' کے عنوان سے ولولہ انگیز، قتل عام روکنے کے متحرک کارکنان، طویل سرخ بینر لیے پوری وائٹ ہاؤس کی عمارت کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے ہیں۔ اسرائیل پر ہتھیاروں کی پابندی، بائیڈن اور نائب صدر کملا ہیرس سے استعفیٰ کا مطالبہ لیے کھڑے ہیں۔ اس کی دعوت دیتے ہوئے مارک ایلن ویو نے یہ پوسٹ کی تھی کہ: ہمیں قتل عام بند کروانے کے لیے یہاں 10 لاکھ لوگوں کی ضرورت ہے۔ یہ دن رات جاری رہے۔ ہجوم ثابت قدم، پرعزم رہا تو بائیڈن سرنگوں سے نکل بھاگے گا، یہاں بر سر زمین راستہ نہ پا کر اور اسرائیل میں جلاوطن ہونے پر مجبور ہوگا۔ وائٹ ہاؤس کی اسی طرح ناکہ بندی کرو جس طرح بائیڈن اور نیتن یاہو نے غزہ کی ناکہ بندی کر رکھی ہے۔ وائٹ ہاؤس کی سرنگوں کا راستہ تلاش کر کے انہیں بھی بلاک کرو تاکہ وائٹ ہاؤس کی ضروریات کی فراہمی روکی جا سکے۔ اسے منصب سے ہٹانے کا (واحد) مطالبہ کرو۔ پُرامن رہے گا سب۔ منظم اور مضبوط۔ یہاں زبان و بیان سے آتش بازی جاری ہے ظلم کے خلاف۔ امریکی استعماریت کے خلاف ہر طرف آواز بلند ہو رہی ہے۔ امریکا بھر سے لوگ 16، 16 گھنٹے کا سفر کر کے یہاں اس تحریک کو مضبوط کرنے آئے ہیں۔ دو لڑکیاں جوش و جذبے سے لیس کہتی ہیں: یہ مظاہرہ نہیں، تحریک ہے۔ یہ ورکنگ کلاس ہے جو اسے منظم کیے ہوئے ہے، اس پورے نظام کو نکال پھینکنے کو جو لوگوں کو فلسطین میں بھی قتل کر رہا ہے اور یہاں بھی۔ گزشتہ 8 ماہ میں غزہ میں خوفناک، دہشت گردی والی امریکی ایمپائر کی حقیقت واضح کر دی ہے اور اسرائیل کی استعماریت۔ اب ہم جان گئے ہیں ہمارا دوست کون ہے اور دشمن کون! (غزہ نے دنیا کو اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ولاء، براء، پڑھا دیا! تکفیر بالطاغوت، کلمہ میں لا الٰہ کہنا سکھا دیا! شہداء کا خون بہتوں کو الا اللہ بھی پڑھا چکا! اللہ اکبر! ادھر ہم؟ نماز و روزہ و حج، یہ سب باقی ہیں تو باقی نہیں ہے، بلکہ المناک یہ ہے کہ غزہ کے لیے امریکی تن من دھن کی بازی لگا رہے ہیں اور پاکستانی خونِ مسلم سے بے نیاز نیویارک میں کرکٹ (جوئے کی سرگرمی کے ہمراہ) کے نشے میں کھوئے ہوئے ہیں۔ ہم جان گئے ہیں کہ فلسطینی عوام اور دنیا کی ورکنگ کلاس کے دشمن عین یہاں! وائٹ ہاؤس میں بیٹھے ہیں، پنٹاگون اور کانگریس میں ہیں۔ ہم مکمل آزادی تک یہ جنگ لڑتے رہیں گے، نہ صرف فلسطین کے لیے بلکہ پورے گلوبل ساؤتھ (دنیا کے کم ترقی یافتہ ممالک) کے لیے۔ (ہماری لڑکیاں: ہم چھین کے لیں گے آزادی کے نعرے یوم نسواں پر (غزہ کے باوجود) لباس سے، اقدار و روایات سے آزاد ہونے کو لگاتی رہیں، نفس پرستی، ہوا پرستی میں!)

ایک اور گرما گرم ابلتی تقریر میں ایک مقرر نے کہا: ریڈ لائن نہ ڈیموکریٹ ہے نہ ری پبلکن، نہ وال اسٹریٹ، نہ وائٹ ہاؤس نہ پنٹاگون، نہ ہی پورا سرمایہ دارانہ نظام! صرف ہم عوام ہیں ریڈ لائن۔ سب یہ غزہ کے مبارک مقدس خون کی لکیر ہے جو یہاں کھنچ گئی ہے! آج پوری دنیا کا گوشہ گوشہ صہیونیوں، اسرائیلیوں کے خلاف تھرا اٹھا ہے۔

یہ سوال بھی اٹھ رہا ہے کہ شہدا کی تعداد 45 ہزار نہیں ہے۔ یہ کم از کم 2 لاکھ ہیں۔ موت کے اندراج کی بہت سی شرائط ہیں، مثلاً لاش پہچانے جانے کے قابل ہو۔ کوئی نہ کوئی عزیز تصدیق کرے، نوعیت کے سوالات۔ 23 لاکھ آبادی مسلسل بے دخل، بمباریوں، بھوک، بیماری کا لقمہ تر۔ انسانی تاریخ کا ہولناک، اندوہناک ترین سفاک قتل عام ہے۔ جس پر نظام عالم بے قراری سے کروٹیں بدل رہا ہے۔ جمہوریت، سرمایہ دارانہ نظام، استعماریت سبھی نشانے پر ہیں، خود اسی نظام کے پروردہ عوام مضطرب ہوا تھے ہیں اسے رد کرتے ہوئے۔ صرف غلام فکر طبقات ظالم آقاؤں سے کندھے جوڑے فدوی بنے اب بھی سلامی پیش کر رہے ہیں! عوام اور حکمرانوں کے درمیان پوری دنیا منقسم ہو چکی۔ حکمران بہیمیت کے نمائندے بنے اسرائیل کے ہمنوا (اگرچہ بہت سے باضمیر حکمران تائب ہو چکے!) اور عوام بلا استثناء ہر جا فلسطین سے ہم آواز!

طلبہ کی بے قابو تحریک کے ساتھ ساتھ امریکا کی اکیڈمک دنیا پر دھماکہ خیز حملہ ایک واشگاف پُراز حقائق مضمون سے ہوا جو قانونی دلائل و براہین پر مبنی ہے: Towards Nakba as a Legal Concept کولمبیا لا ریویو نہایت وقیع جریدہ ہے امریکا کے نامور کولمبیا لا اسکول کا۔ یہ طلبہ کی سربراہی میں آزاد غیر منافع بخش جرنل کے طور پر چلایا جاتا ہے۔ مضمون چھپتے ہی ایک تہلکہ برپا ہو گیا اور جریدے کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے

(کمزوری، خوفزدگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے) پوری ویب سائٹ ہی بند کر ڈالی۔ اشاعت کے طریق کار کو آڑ بنا کر فوراً مکمل آف لائن کر دیا۔ (یہ مقبولیت اور شہرت پانے والا مضمون نگار ربیعہ، فلسطینی نژاد، ہارورڈ لا اسکول سے پی ایچ ڈی کر رہا ہے) جریدے کے ایڈیٹر مضامین، سوہم پال نے کہا کہ یہ پہلے ہی کسی عام لا ریویو مضمون سے زیادہ پڑھا جا چکا ہے۔ اسے کئی ماہ طویل نظر ثانی کے بعد پاس کر کے شائع کیا گیا۔ طاقتور، باوزن خیالات، قانونی لیاقت و صلاحیت کو دبایا، خاموش نہیں کیا جاسکتا۔ یہ تازہ ترین علمی جنگ ہے جو کولمبیا کیمپس اور دیگر اعلیٰ تعلیمی اداروں میں مختلف عنوانات سے جاری ہے۔ قبل ازیں ہارورڈ لا ریویو نے بھی ایک آن لائن آرٹیکل کو طویل ایڈیٹنگ کے مراحل سے گزرنے کے باوجود ووٹوں سے قتل کر دیا تھا۔ دنیا کو ڈائیلاگ، آزادیٔ رائے، برداشت، رواداری کے اسباق پڑھانے والے، اسرائیل کی دم پر پاؤں آنے پر دہل اٹھتے ہیں۔ سویہی جنگ جاری ہے عالمی سطح پر۔ مضمون کی تفاصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔ حماس کی شرائط پر سیکورٹی کونسل میں جنگ بندی کی امریکی قرارداد کی منظوری (10 جون) حماس کی سفارتی فتح اور خوش آئند ہے، تاہم عمل درآمد اہم تر ہے۔

قافلے لبیک پکارتے حج کو رواں ہیں۔ کعبہ کا پردہ پکڑ کر (احادیث میں مذکور) رونے، اللہ کے حضور گریہ وزاری کرنے والے علماء کی امت منتظر ہے بے بسی کے عالم میں۔ فلسطین سے خالد نبہان کی پکار ہی دہرالیں وہ بھی اور ہم بھی: رب ابراہیم علیہ السلام کو پکارتے ہوئے کہیے: اللھم بردا و سلاماً علی غزۃ! (آمین) (نصیرات کیمپ پر آسمانی، زمینی آگ کے گولوں کی برسات کے تناظر میں!) ❁❁❁

ضرورت رشتہ

☆ سابقہ صدر انجمن خدام القرآن پشاور انجینئر طارق خورشید (مرحوم) کی بیٹی، عمر 21 سال، قد 5 فٹ، تعلیم جاری (Law 7th Semester) کے لیے دینی مزاج کے حامل، تعلیم یافتہ، شریف، برسرروزگار، ڈاکٹر، انجینئر، آرمی آفیسر، کاروباری، لڑکے کا پاکستان کے کسی بھی شہر سے رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0322-9054062
0331-19063541

اشتہار دینے والے حضرات نوٹ کرلیں کہ ادارہ ہذا صرف اطلاعاتی رول ادا کرے گا اور رشتہ کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(6 تا 10 جون 2024ء)

جمعرات 6 جون: صبح لاہور آمد ہوئی۔ مرکزی عاملہ کے اجلاس میں شرکت کی۔ دوپہر میں مرکزی شعبہ تعلیم وتربیت اور شعبہ نظامت کی میٹنگز کی صدارت کی۔ بعد نماز عصر شعبہ مالیات کی میٹنگ کی صدارت کی۔ نماز مغرب سے قبل سابقہ امیر تنظیم حافظ عاکف سعید صاحب کے گھر پر ان کی عیادت کے لیے جانا ہوا۔ رات کو دیرینہ رفیق تنظیم نفیس قصوری صاحب کے گھر پر اُن سے اور دیرینہ رفیق تنظیم عمران چشتی صاحب سے بغرض عیادت ملاقات ہوئی۔

جمعہ 7 جون: بعد نماز فجر دارالاسلام مرکز تنظیم اسلامی میں منعقدہ مبتدی و ملتزم تربیتی کورسز کے دوران تذکیری درس قرآن دیا۔ دن میں شعبہ نشر و اشاعت کی میٹنگ کی صدارت کی۔ تقریر اور خطبۂ جمعہ مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی لاہور میں ارشاد فرمایا اور جمعہ کی نماز پڑھائی۔ دوپہر میں پروگرام "امیر سے ملاقات" کی ریکارڈنگ کروائی۔ اس کے بعد شعبہ سمع و بصر کی میٹنگ کی صدارت کی۔ بعد نماز مغرب دیرینہ رفیق تنظیم تجمل واحد صاحب اور نائب امیر تنظیم اسلامی اعجاز لطیف صاحب کی رہائش گاہوں پر عیادت کی غرض سے جانا ہوا۔ رات گئے کراچی روانگی ہوئی۔

پیر 10 جون: (کچھ عرصہ سے ایک حج گروپ کے احباب کے مستقل اصرار پر تعلیمی و تربیتی امور کی انجام دہی کے حوالہ سے حسب سابق) سفر حج کے لیے روانگی ہوئی۔

معمول کی مصروفیات: نائب امیر صاحب سے مستقل آن لائن رابطہ رہا اور معمول کے تنظیمی امور انجام دیے۔ قرآنی نصاب کے حوالہ سے معمول کی سرگرمیاں انجام دیں۔

رفقاء متوجہ ہوں ان شاءاللہ

"مسجد فاطمہ، جامع القرآن حشمت کالونی، ہارون آباد (حلقہ بہاولنگر)" میں
07 تا 13 جولائی 2024ء (بروز اتوار نماز عصر تا بروز ہفتہ نماز ظہر)

مبتدی و ملتزم تربیتی کورس کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوٹ: ملتزم تربیتی کورس میں درج ذیل موضوعات پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔ گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں:۔ ☆ اسلام کا انقلابی منشور ☆ جہاد فی سبیل اللہ

زیادہ سے زیادہ رفقاء متعلقہ کورس میں شریک ہوں۔

اور

12 تا 14 جولائی 2024ء (بروز جمعۃ المبارک نماز عصر تا بروز اتوار نماز ظہر)

امراء، نقباء و معاونین تربیتی و مشاورتی اجتماع

کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوٹ: درج ذیل موضوع پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔ ذمہ داران سے گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں۔

☆ اسلام کا انقلابی منشور (سماجی سطح پر)

زیادہ سے زیادہ ذمہ داران پروگرام میں شریک ہوں۔

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

برائے رابطہ: 0334-7021230 / 0324-6889119

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم وتربیت: 78-(042)35473375

عینک بدلیں

ابوعنایہ

ایک عمر رسیدہ شخص نے آنکھوں کے ڈاکٹر کے پاس جا کر شکایت کی کہ انھیں اکثر اوقات میں سب کچھ گلابی رنگ کا نظر آتا ہے۔ چونکہ ابھی تازہ تازہ آپریشن ہوا تھا اس لیے ڈاکٹر صاحب بھی بہر حال کچھ پریشان ہوئے اور Tests List پکڑا دی۔ تاہم جب ڈاکٹر صاحب نے Reports دیکھیں تو مزید حیران ہوئے کہ وہ تمام کے تمام Tests Clear تھے۔ اچانک ڈاکٹر صاحب کی نظر بزرگ کے ساتھ آئے ایک ملازم پر پڑی جس نے گہرے گلابی رنگ کا چشمہ ہاتھوں میں پکڑ رکھا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کے چہرے پہ ایک معنی خیز مسکراہٹ آئی اور ان کے پوچھنے پر علم ہوا کہ بزرگ آج کل اکثر اوقات یہ چشمہ لگا کر گھومتے ہیں!

ایک معروف انگریزی اخبار میں حال ہی میں شائع کیا گیا محترمہ ملیحہ لودھی کا ایک کالم قومیت کے گلابی رنگ کے چشمے کو پہن کر لکھا گیا ہے۔ یہی وہ قومیت (جسے اقبال وطنیت کہتے ہیں) کا بت ہے جس کو ہمارے اسلاف نے نہ صرف یہ کہ 100 برس قبل پہچان لیا تھا بلکہ اس کے تناظر میں اپنی باقاعدہ جدوجہد تحریک خلافت کے ضمن میں بھی کی تھی۔

اقبال کے شعر میں مذہب کی جگہ قومیت کہہ دیا جائے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ نسل اگر مسلم کی قومیت پر مقدم ہو گئی تو شکر ادا کرنا چاہیے کہ ہمیں دیر آید درست آید کے مصداق اس بات کا احساس ہوا کہ ہم افغانستان کے ساتھ خراب تعلقات کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ لیکن ہمیں یہ احساس کیوں نہ ہوا کہ

1. تحریک طالبان افغانستان (ٹی ٹی اے) اور تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) اپنے وجود کے لحاظ سے دو مختلف حقیقتیں ہیں۔
2. تحریک طالبان افغانستان ابھی تک کل سرزمین امارت اسلامیہ افغانستان پر اپنی مکمل انتظامی رٹ قائم نہیں کر پائی۔
3. ہم نے ابھی تک تحریک طالبان افغانستان کی حکومت کو تسلیم نہیں کیا۔
4. تحریک طالبان افغانستان نے نائن الیون کے بعد ایک طویل جدوجہد کے بعد تن تنہا امریکہ کو شکست دی۔ پاکستان نے نہ صرف یہ کہ اس جنگ میں تحریک طالبان افغانستان کی مدد نہیں کی بلکہ اس دور میں افغانستان پر 57,000 ہوائی حملے ہماری سرزمین کو استعمال کرتے ہوئے کیے گئے۔
5. کیا ہم بھول گئے ہیں کہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو کیوں اور کیسے مبینہ طور پر پاکستان کی سرزمین سے غائب کر کے گرفتار کیا گیا اور وہ اب بھی امریکی جیل میں کیوں ہیں؟
6. کیا ہم بھول گئے ہیں کہ پاکستان میں امارت اسلامیہ افغانستان کے سفیر، ملا عبدالسلام ضعیف، کو کیسے گرفتار کیا گیا اور ہم نے خود انہیں اپنے ''دوستوں'' کے حوالے کر دیا؟

یقیناً ہم مسلمان ہیں۔ اور یقینی طور پر ہم قرآن کو مانتے ہیں۔ س ضمن میں سورہ النساء کی آیت 135 ہمیں حکم دیتی ہے کہ گواہی صرف اللہ کے لیے ہی دی جائے بھلے وہ اپنے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ﴾

'اے ایمان والو! انصاف قائم کرنے والے بنو، اللہ کی خاطر گواہی دینے والے، چاہے وہ گواہی تمہارے اپنے خلاف پڑتی ہو، یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف۔''

جب کہ سورۃ المائدہ کی آیت 8 یہ بتاتی ہے کہ گواہی اللہ کے لیے دی جائے بھلے اس سے تمہاری دشمن قوم کا ہی فائدہ کیوں نہ ہوتا ہو۔

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۫ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ⑧﴾

''اے ایمان والو! ایسے بن جاؤ کہ اللہ (کے احکام کی پابندی) کے لیے ہر وقت تیار ہو، (اور) انصاف کی گواہی دینے والے ہو۔ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم ناانصافی کرو۔ انصاف سے کام لو، یہی طریقہ تقویٰ سے قریب تر ہے۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ اللہ یقیناً تمہارے تمام کاموں سے پوری طرح باخبر ہے۔''

کیا ہم ان ''ایگز یکٹو آرڈرز'' پر عمل کر رہے ہیں؟

جب تک امریکی مفادات کی عینک ہماری آنکھوں پر رہے گی۔ ہماری سوچ اور خیالات ہمیں وہی مناظر دکھائیں گے جو آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ ہم کیوں نہیں سوچتے کہ کیا چین اور روس بے وقوف ممالک ہیں جو افغان طالبان کے ساتھ تعلقات قائم کرنا اور معاشی میدان میں معاہدے کرنا چاہتے ہیں؟ وجہ صرف ایک ہے کہ ان ممالک کی اپنی اپنی عینکیں ہیں جو گلابی نہیں ہیں۔ ❀❀❀

(تبدیلی مقام)

رفقاء متوجہ ہوں ان شاءاللہ

''مسجد جامع القرآن کمپلیکس، پیپھونٹ نزد نیلور، اسلام آباد''

کی بجائے

جامع مسجد العابد وارڈ نمبر 7، حیات سرروڈ گوجرخان

28 تا 30 جون 2024ء (بروز جمعۃ المبارک نماز عصر تا بروز اتوار نماز ظہر)

نقباء کورس (نئے و متوقع نقباء کے لیے)

کا انعقاد ہو رہا ہے، زیادہ سے زیادہ رفقاء اس میں شامل ہوں۔

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

برائے رابطہ: 0311-5030220 / 051-3510334

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم وتربیت: 78-35473375(042)

امیر تنظیم اسلامی کا دعوتی دورہ حلقہ حیدر آباد

امیر محترم 25 مئی ہفتہ کی صبح 08:30 بجے نائب ناظم اعلیٰ انجینئر سید نعمان اختر صاحب کے ہمراہ مسجد جامع القرآن قاسم آباد، حلقہ حیدر آباد تشریف لائے۔ امیر محترم نے دورہ کے دوران درج ذیل پروگراموں میں شرکت کی۔

1۔ علماء کرام سے ناشتے پر ملاقات:

25 مئی بروز ہفتہ صبح 09:30 سے 10:45 تک علماء کرام سے ناشتے پر ملاقات کی جس میں تقریباً 30 کے قریب علماء کرام شریک تھے۔ مذکورہ نشست میں باہمی تعارف، موجودہ مسائل سے آگاہی اور معاشرے میں علماء کرام کی ذمہ داریوں پر تبادلہ خیال ہوا۔ اختتام پر علماء کرام کو ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی سندھی کتب مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق اور راہ نجات بمع تنظیم اسلامی کی دعوت کا بروشر بطور تحفہ پیش کیا گیا۔

2۔ امیر تنظیم اسلامی پاکستان کا حیدر آباد بار ایسوسی ایشن میں وکلاء اور ججز سے خطاب

25 مئی بروز ہفتہ صبح 11:30 تا دوپہر 1:00 بجے مذکورہ نشست رکھی گئی تھی۔ اس کے انعقاد کے لیے مقامی امیر امجد حسین چنہ صاحب اور ان کی مقامی تنظیم کے رفیق فہد ملوکانی صاحب نے کوشش فرمائی۔ حیدر آباد بار ایسوسی ایشن کے احاطے میں بینرز، ہینڈ بلز اور سوشل میڈیا کے ذریعہ پروگرام کی بھرپور تشہیر کا اہتمام کیا گیا۔ بار پہنچنے پر حیدر آباد بار کے اراکین نے امیر محترم کا پرتپاک استقبال کیا۔ اس کے بعد امیر محترم کو اے۔جی اخوند ہال لایا گیا جہاں پر کثیر تعداد میں وکلاء، امیر تنظیم اسلامی کی آمد کے منتظر تھے۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض ایڈووکیٹ ندیم رند صاحب نے ادا کیے۔ امیر محترم نے ''قرآن کا پیغام'' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ اس پروگرام میں 120 سے زائد وکلاء اور ججز شریک ہوئے۔ پروگرام کے اختتام پر سندھی روایت کے مطابق امیر محترم اور نعمان اختر صاحب کو سندھی ٹوپی اور اجرک کا ہدیہ پیش کیا گیا مزید براں حلقہ حیدر آباد کی جانب سے تمام شرکاء کو بانی محترم کی سندھی کتب مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق اور راہ نجات بمع تنظیم اسلامی کی دعوت کا بروشر تحفتاً تقسیم کیا گیا۔ دعا پر اس پروگرام کا اختتام ہوا۔

3۔ دورۂ ترجمہ قرآن کے احباب اور معتکفین مسجد جامع القرآن سے ملاقات

بعد از نماز عصر مسجد جامع القرآن کے کلاس روم میں امیر محترم کی مذکورہ بالا احباب سے نشست کا اہتمام کیا گیا جس میں احباب کرام سے دورۂ ترجمہ قرآن کے حوالے سے تاثرات لیے گئے۔ سوال وجواب کی نشست کا بھی اہتمام کیا گیا۔ قبل از مغرب یہ نشست اختتام پذیر ہوئی۔

4۔ الفاطمہ لان قاسم آباد میں خطاب عام (بعد از نماز مغرب):

نسیم نگر قاسم آباد میں واقع الفاطمہ لان میں نماز مغرب کے بعد امیر محترم کا خطاب عام بعنوان ''پاکستان کا اصل مسئلہ اور راہ نجات'' رکھا گیا تھا۔ ناظم پروگرام مقامی امیر قاسم آباد غربی عبدالفتاح مھیسر صاحب تھے۔ بینرز، ہینڈ بل، سوشل میڈیا، وال پوسٹر اور عوامی مقامات پر اعلانات کے ذریعہ پروگرام کی بھرپور تشہیر کی گئی۔ اس موقع پر عبدالفتاح مھیسر صاحب نے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض ادا فرمائے۔ مجلس کا آغاز صلاح الدین میمن صاحب کی سورۃ الحجرات کی خوبصورت تلاوت سے ہوا۔ امیر حلقہ شفیع محمد لاکھو صاحب نے شرکاء سے مختصراً کلام کیا جس میں انہوں نے امیر محترم کی آمد پر شکریہ ادا کرتے ہوئے حاضرین محفل کو امیر تنظیم کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد امیر محترم نے ''پاکستان کا اصل مسئلہ اور راہ نجات'' کے عنوان پر مفصل خطاب فرمایا۔

تقریباً 600 حضرات اور 200 خواتین نے اس بابرکت محفل میں شرکت کی۔

5۔ مرینہ بینکوئیٹ لطیف آباد میں خطاب عام (بعد عشاء)

25 مئی 2024ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء، امیر محترم نے مقامی تنظیم لطیف آباد غربی وشرقی کے زیر اہتمام مرینہ بینکوئیٹ لطیف آباد میں ایک جلسہ عام میں ''امت مسلمہ، تصور اور فرائض'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ اس عوامی پروگرام میں تقریباً 800 مرد اور 450 کے قریب خواتین نے شرکت کی۔

تقریب کے اختتام پر امیر محترم نے رجوع الی القرآن کورس کے طلبہ میں اسناد تقسیم کیں۔ دعا پر نشست اختتام پذیر ہوئی۔

6۔ تاجران سے ملاقات (صبح 10 تا 11)

26 مئی 2024ء بروز اتوار صبح 10 تا 11 بجے مسجد جامع القرآن میں حیدر آباد شہر کے معززین و تاجران کے ساتھ ایک نشست کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں باہمی تعارف اور معاشی مسائل پر گفتگو ہوئی۔ امیر محترم نے تنظیم اسلامی کی دعوت پیش کی اور شرکاء کو معاشی اعتبار سے تنظیمی کام کی آگاہی دی۔ دعا پر نشست کا اختتام ہوا۔

7۔ تنظیم اساتذہ پاکستان کے زیر اہتمام اساتذہ کانفرنس: فلسطین میں مظالم کے عنوان سے خطاب (صبح 11 تا 12)

مسجد جامع القرآن کے کلاس روم میں تنظیم اساتذہ پاکستان کے تحت ضلع حیدر آباد کے صدر رئیس احمد منصوری صاحب و نائب صدر نصر اللہ لغاری صاحب کے زیر سرپرستی فلسطین میں بڑھتے ہوئے مظالم اور اساتذہ کی ذمہ داری پر اظہار خیال کی نشست کا اہتمام کیا گیا جس میں مہمان خصوصی محترم شجاع الدین شیخ صاحب تھے۔ امیر محترم نے کم وبیش 30 منٹ خطاب فرمایا۔ انہوں نے فلسطین اور بیت المقدس کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے مسلمانوں کی ذمہ داری پر کلام کیا۔ اختتام پر تنظیم اساتذہ کی جانب سے امیر محترم کو ڈائری کا تحفہ پیش کیا گیا اور امیر محترم کی جانب سے تمام اساتذہ کو بانی محترمؒ کی سندھی کتب مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق اور راہ نجات بمع بروشر تنظیم اسلامی کی دعوت تقسیم کرنے کا اہتمام کیا گیا۔ دعا پر نشست اختتام پذیر ہوئی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں مزید آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین یارب العالمین! (رپورٹ: رحیم بیگ، ناظم نشرواشاعت حلقہ حیدر آباد)

امیر تنظیم اسلامی کا تنظیمی دورہ حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی

امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ صاحب 31 مئی، 2024ء، رات 10 بجے پشاور پہنچے۔ رات کا کھانا امیر حلقہ کی رہائش گاہ پر تناول فرمایا اور رات کا قیام محترم عبدالناصر صافی صاحب کی رہائش گاہ پر کیا۔

دوسرے دن یکم جون، 2024ء، کو مرکز حلقہ میں پروگرام کا انعقاد کیا گیا تھا۔ اس اجتماع میں ناظم اعلیٰ تنظیم اسلامی ڈاکٹر عطاء الرحمٰن عارف صاحب بھی تشریف فرما تھے۔ اجتماع کا آغاز صبح 8 بجے محترم قاری انعام الحق سعید صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ درسِ حدیث کی ذمہ داری نائب امیر مقامی تنظیم مردان محترم ارشد علی صاحب نے ادا کی۔

اس اجتماع میں کل حاضری 193 تھی۔ جس میں 64 ملتزم رفقاء، 62 مبتدی رفقاء کے علاوہ 67 احباب نے بھی شرکت کی۔

امیر محترم صبح 08:25 بجے مرکز حلقہ پہنچے۔ امیر حلقہ، امراء مقامی تنظیم اور دیگر ذمہ داران نے ان کا استقبال کیا۔ اس اجتماع کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ اس میں خواتین رفیقات نے بھی شرکت کی اور اس کے لیے مرکز سے خصوصی طور پر اجازت حاصل کی گئی تھی۔

خواتین کے لیے علیحدہ باپردہ انتظام تھا۔

صبح 08:30 بجے امیر محترم نے نئے شامل ہونے والے رفقاء سے ملاقات کی۔ رفقاء نے اپنا تعارف کرایا۔ اس کے بعد سوال وجواب کی نشست ہوئی۔

10:15 سے 10:45 تک امیر محترم نے رفقاء ورفیقات سے خطاب فرمایا۔ اس دوران رفیقات کی جانب سے بھی کچھ سوالات آئے، جس کے امیر محترم نے تسلی بخش جوابات دیئے۔ یہ اجتماع 10:45 بجے اختتام پذیر ہوا۔

اگلا پروگرام پریس کلب پشاور کے سامنے فلسطین کے حق میں مظاہرے کا تھا جس کی قیادت امیر محترم نے کی۔ اس مظاہرے میں 197 رفقاء واحباب نے شرکت کی۔ یہ مظاہرہ دن 11 بجے شروع ہوا اور ایک گھنٹے تک جاری رہا۔ اس مظاہرے کے لیے مرکز سے موصول شدہ عنوانات پر مبنی بینرز اور ٹی بورڈز چھپوائے گئے تھے۔ شرکاء نے ہاتھوں میں فلسطین کے جھنڈے، ٹی بورڈز اور بینرز اُٹھا رکھے تھے۔

امیر محترم نے مظاہرین سے پُرجوش خطاب کیا۔ اس موقع پر میڈیا کے افراد نے بھرپور تعاون کیا۔ انہوں نے مظاہرے کی کوریج کی اور امیر محترم کے تاثرات ریکارڈ کیے۔ اس میں نجی ٹی وی چینلز (بول نیوز، سماء ٹی وی، ڈان نیوز، سچ نیوز، ایک نیوز، ARY نیوز اور دیگر) نے شرکت کی۔ مشاہدے میں یہ بات آئی کہ تقریباً تمام ٹی وی چینلز نے یہ مظاہرہ ٹی وی پر دکھایا۔ سیکیورٹی اہل کاروں نے بھی بھرپور تعاون کیا۔ آخر میں امیر محترم نے سب کے تعاون کا شکریہ ادا کیا۔

مظاہرے کے بعد امیر محترم مرکز حلقہ پہنچے۔ ظہرانے کے بعد امیر محترم کی حلقہ کے ذمہ داران کے ساتھ نشست ہوئی۔ اس میں امیر محترم نے حلقہ کے ذمہ داران کا تعارف حاصل کیا، ان سے خطاب فرمایا اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ یہ نشست تقریباً 03:30 بجے سہ پہر تک جاری رہی۔

تقریباً 04:00 بجے امیر محترم نے میجر (ریٹائرڈ) فتح محمد صاحب کی رہائش گاہ پر اُن کی عیادت کی۔ اس موقع پر ناظم اعلیٰ صاحب اور امیر حلقہ ان کے ہمراہ تھے۔ شام تقریباً 5 بجے امیر محترم پشاور سے چکدرہ کے لیے روانہ ہوئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت پر استقامت عطا فرمائے اور ہمارا حامی وناصر ہو۔

(رپورٹ: سعید اللہ شاہ، معتمد حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی)

امیر تنظیم اسلامی جناب شجاع الدین شیخ کا تنظیمی دورہ حلقہ ملاکنڈ

بروز ہفتہ یکم جون 2024ء کو امیر تنظیم ملاکنڈ پہنچے۔ سب سے پہلے اُنہوں نے حلقہ کے سابق ناظم جناب احسان الودود صاحب کی عیادت کی۔

اس کے بعد اُنہوں نے تنظیم اسلامی کے ایک دیرینہ رفیق جناب فضل ربی شاہ صاحب کی وفات پر تعزیت کی۔ امیر محترم رات آرام کے لیے امیر حلقہ ممتاز بخت صاحب کے گھر چکدرہ پہنچے۔ امیر محترم کے ساتھ ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عطاء الرحمن عارف صاحب بھی تھے۔ اگلے روز بروز اتوار بعد نماز فجر امیر محترم نے ممتاز بخت صاحب کے محلے کی مسجد میں درس قرآن دیا۔ صبح 6:30 ناظم اعلیٰ صاحب کے بھائی کی وفات کی اطلاع آئی۔ ناظم اعلیٰ صاحب واپس کراچی روانہ ہوئے۔ ناشتہ کے بعد امیر محترم حلقہ مرکز تیمر گرہ پہنچے۔ رفقاء کی ایک بڑی تعداد امیر محترم کا بے صبری سے انتظار کر رہی تھی۔ تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض امیر مقامی تنظیم باجوڑ غربی نبی محسن صاحب نے ادا کئے۔ امیر محترم نے سب سے پہلے حلقے کے ذمہ داران کا تعارف حاصل کیا۔ بعد میں امیر محترم نے شرکاء کے مختلف سوالات کے جوابات دیئے۔ چائے کے وقفہ کے بعد امیر محترم کی حلقہ کے ذمہ داران کے ساتھ ایک خصوصی نشست ہوئی۔ اس نشست میں امیر محترم کو حلقے کے تمام اسرہ جات اور مقامی تنظیم کی تفصیلات بتائی گئیں اور سوال وجواب کی نشست بھی ہوئی۔ ڈھائی سو کے قریب رفقاء نے اس اجتماع میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام رفقاء کی مساعی کو شرف قبولیت عطاء فرمائے۔ (رپورٹ: محمد سعید، ناظم نشر واشاعت، حلقہ ملاکنڈ)

حلقہ سرگودھا کے زیر اہتمام سہ ماہی تربیتی پروگرام

پروگرام 17 مئی 2024ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر تا بروز ہفتہ صبح 9:00 بجے تک مسجد جامع القرآن سرگودھا میں منعقد ہوا۔ جس میں میانوالی، جوہرآباد اور سرگودھا سے مجموعی طور پر 61 رفقاء اور 5 احباب نے شرکت کی۔

پروگرام کا آغاز سورۃ الواقعہ کی آیات 41 تا 71 کی تلاوت وترجمہ سے ہوا، جس کی سعادت سرگودھا شرقی کے مبتدی رفیق طلحہ شاہ محمد صاحب نے حاصل کی۔ اس کے بعد مقامی امیر تنظیم میانوالی نورخان صاحب نے ''دجالیت کا سماجی نظام پر حملہ اور بچاؤ کی تدابیر'' کے موضوع پر سورہ بنی اسرائیل کی روشنی میں خطاب فرمایا جو کہ نماز مغرب تک جاری رہا۔ نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد سرگودھا شرقی کے مبتدی رفیق حافظ وقاص شاہد صاحب نے ''عادل شخص کے لیے بشارت'' کے موضوع پر درس حدیث دیا۔ درس حدیث کے بعد سرگودھا غربی کے ملتزم رفیق ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب نے ''جہاد بالقرآن اور اس کے پانچ محاذ'' کے موضوع پر خطاب فرمایا جو کہ نماز عشاء تک جاری رہا۔ نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد کھانے اور آرام کا وقفہ ہوا۔

آرام کے بعد سحر 3:00 بجے رفقاء نے نماز تہجد اور انفرادی تلاوت قرآن حکیم کا اہتمام کیا۔ آذان فجر تا نماز فجر تک دعائے استخارہ اور سفر کی دعاؤں کے حفظ کا اہتمام گروپس کی شکل میں کیا گیا، نماز فجر کی ادائیگی کے بعد تنظیم سرگودھا غربی کے مقامی امیر عبدالرحمٰن صاحب نے سورۃ الحجرات کی آیات 11 تا 13 کا درس دیا۔ اس کے بعد نماز اشراق وناشتہ کا وقفہ ہوا۔ وقفہ کے بعد میانوالی تنظیم کے نقیب اسرہ یاسر عرفات صاحب نے ''تنظیم میں احسان اسلام'' کے موضوع پر بیان فرمایا جو کہ صبح 9:00 بجے تک جاری رہا۔ اس طرح مسنون دُعا کے ساتھ تربیتی نشست کا اختتام ہوا۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ تمام رفقاء کی مساعی کو اپنی بارگاہ میں منظور ومقبول فرمائے آمین! (رپورٹ: ہارون شہزاد، ناظم نشر واشاعت حلقہ سرگودھا)

پنجاب جنوبی کا سہ ماہی تربیتی اجتماع اور فلسطینی مسلمانوں کے حق میں مظاہرہ

یہ اجتماع 2 جون 2024ء بروز اتوار قرآن اکیڈمی بی زیڈ کیمپس حامد نگر بوسن روڈ ملتان میں منعقد ہوا۔ اجتماع صبح 9:00 بجے شروع ہوا۔ اجتماع کا باقاعدہ آغاز حافظ محمد اسد انصاری صاحب نے سورۃ العنکبوت کے پہلے رکوع کی تلاوت وترجمہ سے کیا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد ناظم دعوت حلقہ محمد سلیم اختر صاحب نے ''حزب اللہ کے اوصاف'' کے موضوع پر 45 منٹ کا درس دیا۔ 10:15 بجے صدر انجمن خدام القرآن محمد طاہر خاکوانی صاحب نے آدھے گھنٹے کا درس حدیث دیا۔ انہوں نے شرکاء سے اپنی صحت کے لیے خصوصی دعا کی درخواست کی۔ اس کے بعد امیر حلقہ مرزا قمر رئیس صاحب نے مولانا مودودیؒ کی کتاب ''تحریک اور کارکن'' سے ایک اقتباس کا مطالعہ کروایا۔ صبح 11:00 بجے باہمی تعارف رفقاء کا وقفہ ہوا۔ وقفہ کے بعد عمر کلیم خان صاحب نائب امیر حلقہ نے منہج انقلاب نبوی کے پہلے مرحلہ ''دعوت'' کے موضوع پر 15 منٹ خطاب کیا۔ ان کے بعد فاروق احمد صاحب نے منہج کے دوسرے مرحلہ ''تنظیم'' کے موضوع پر 15 منٹ خطاب کیا۔ ان کے بعد قاری محمد ندیم صاحب امیر تنظیم اسلامی بہاولپور نے منہج کے تیسرے مرحلہ ''تربیت'' کے موضوع پر 15 منٹ خطاب کیا۔ ان کے بعد علی عمران صاحب نقیب اسرہ ریلوے پلٹی ڈی جی خان نے منہج کے چوتھے مرحلہ ''صبر محض'' کے موضوع پر 15 منٹ خطاب کیا۔ اس کے بعد امیر تنظیم اسلامی ملتان شمالی محمد شہریار خان صاحب نے منہج کے پانچویں مرحلہ ''اقدام'' کے موضوع پر 15 منٹ خطاب کیا۔ اس کے بعد جناب محمد عرفان بٹ صاحب نے منہج انقلاب نبوی کے چھٹے مرحلہ ''مسلح تصادم'' کے

موضوع پر 20 منٹ خطاب کیا اور دورِ حاضر کے حوالے سے اس اجتہادی نکتہ پر روشنی ڈالی کہ آج مقتدر حلقوں اور عوام کے مابین طاقت کا کوئی مقابلہ ہی نہیں پھر یہ کہ سامنے بھی مسلمان ہوں گے تو ایسی صورتحال میں جانیں دینے کو تیار تو رہیں گے لیکن جان لیں گے نہیں اور تحریک کے کارکنوں کی جانب سے یہ تصادم غیر مسلح ہوگا۔ دوپہر 1:00 بجے اس اجتماع کا پہلا حصہ مکمل ہوا۔ نماز ظہر و ظہرانہ کے بعد آرام کا وقفہ ہوا۔ پروگرام کا دوسرا حصہ سہ پہر 3:15 بجے شروع ہوا۔ جس میں سب پہلے ملتزم رفیق تنظیم اسلامی ملتان شمالی ہارون حفیظ صاحب نے ''موثر شخصیات کی سات عادات'' کے حوالے 20 منٹ کا خطاب کیا۔ اس کے بعد جام عابد حسین صاحب ناظم قرآن اکیڈمی کوٹ ادو نے ''غلبہ دین اور جذبہ قربانی غزوہ تبوک کی روشنی میں'' کے موضوع پر 30 منٹ کا پراثر خطاب فرمایا۔ جس میں جنگی سامان کی اہمیت اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے جذبہ ایثار وقربانی کے چندواقعات بیان کیے۔ اس کے بعد ناظم تربیت حلقہ محمد عثمان صابر صاحب نے کتاب ''منہاج القاصدین'' کے چند صفحات کا مطالعہ سامعین کے سامنے رکھا۔ پروگرام کے آخر میں امیر حلقہ نے خطاب کیا اور تمام رفقاء کا شکریہ ادا کیا کہ اس شدید گرمی کے موسم میں انہوں نے جان و مال کا ایثار کیا اور دور دراز سے اس اجتماع میں شرکت کی۔ شام 5:15 بجے اجتماع کا اختتام ہوا۔ نماز عصر کے بعد تمام رفقاء نادرن بائی پاس چوک بوسن روڈ پر جمع ہوئے۔ قرآن اکیڈمی سے قافلہ کی صورت میں بائی پاس چوک کی طرف روانگی ہوئی۔ اس چوک پر فلسطین میں خاص طور پر رفح پر تازہ حملوں کے خلاف ایک احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ جس میں 200 کے قریب رفقاء نے شرکت کی۔ مظاہرہ کی قیادت محمد عرفان بٹ صاحب نے کی۔ شام 6:45 پر مظاہرہ کا دعا پر اختتام ہوا۔

(مرتب: شوکت حسین انصاری، معتمد حلقہ پنجاب جنوبی)

امیر حلقہ ملاکنڈ کا چترال کا دعوتی و تنظیمی دورہ

امیر حلقہ ممتاز بخت صاحب کی معیت میں ناظم تربیت محمد نعیم صاحب اور ناظم دعوت فیض الرحمن صاحب چترال کے لیے روانہ ہوئے۔ یہ قافلہ شام 5 بجے تیمرگرہ سے چترال پہنچا۔ مغرب، عشاء اور فجر کے نمازوں کے بعد مختلف مساجد میں تقاریر کی گئیں۔ فیض الرحمان صاحب نے ''فرائض دینی'' امیر حلقہ ممتاز بخت صاحب اور محمد نعیم نے ''عبادت رب'' کے موضوع پر الگ الگ مساجد میں خطابات کیے۔ فجر کی نماز کے بعد ممتاز بخت صاحب نے سورہ حج کی آخری آیت پر درس قرآن دیا۔

اگلا پروگرام رفقاء سے ملاقات کا تھا۔ جو سنٹرل چترال کے مین بازار میں فیصل صاحب کے کالج میں رکھا گیا تھا۔ پہلے سیشن میں رفقاء و احباب کے سامنے درس قرآن وحدیث، دین کا جامع تصور، فرائض دینی اور منہج انقلاب نبوی پر خطابات ہوئے۔ دوسرے سیشن میں سوال وجواب کی نشست کا اہتمام کیا گیا۔

تیسرا سیشن رفقاء سے ملاقات کا تھا۔ جس میں اجتماعات اسرہ، حلقہ قرآنی، توسیع دعوت اور گھریلو اسرہ کے انعقاد کا جائزہ لیا گیا۔ دونوں اسروں کے رفقاء اور نقباء سے اسروں کے تربیتی اور دعوتی اجتماعات کو باقاعدگی سے منعقد کرنے پر تفصیلی بات چیت ہوئی۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ چترال کے تمام رفقاء کو علم، حلم اور دین پر استقامت عطا فرمائے۔ ان کو دین کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ نماز ظہر کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ (رپورٹ: محمد سعید، ناظم نشرواشاعت، حلقہ ملاکنڈ)

حلقہ گوجرانوالہ کے زیر اہتمام سہ ماہی اجتماع

اجتماع کا انعقاد مرکز تنظیم اسلامی مسجد نمرہ گوجرانوالہ میں ہوا۔ جس میں سیالکوٹ، گجرات، منڈی بہاؤالدین، ڈسکہ، لالہ موسیٰ، کامونکی، کھاریاں، حافظ آباد اور گوجرانوالہ سے مجموعی طور پر 125 رفقاء نے شرکت کی۔ حلقہ کے ناظم دعوت محمد عبدالرحمٰن صاحب نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ پروگرام کی تفصیل کچھ یوں ہے:

11 مئی 2024 کو پروگرام کا آغاز بعد نماز عصر تلاوت قرآن مجید سے ہوا اور اس کے بعد تنظیم میں نئے شامل ہونے والے رفقاء نے اپنا تعارف کروایا۔ انہوں نے بتایا کہ ان تک دعوت کس طرح پہنچی اور کون کون سی رکاوٹیں ان کو درپیش آئیں۔ یہ سلسلہ نماز مغرب سے پہلے تک جاری رہا۔

نماز مغرب کے بعد گجرات سے تعلق رکھنے والے مدرس حافظ عبدالرحمٰن صاحب نے منتخب نصاب نمبر 2 سے ''اقامت دین کی جدوجہد کرنے والوں کے مطلوبہ اوصاف'' کے عنوان سے درس قرآن دیا۔

اس پروگرام کے بعد حلقہ گوجرانوالہ کے ناظم دعوت محمد عبدالرحمٰن صاحب نے سیرت صحابہؓ کے سلسلے میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی سیرت، احادیث کی روشنی میں واضح کی۔ یہ پروگرام نماز عشاء تک جاری رہا۔ نماز عشاء کی ادائیگی اور اس کے بعد عشائیہ اور اس کے بعد رفقاء کو آرام کرنے کا کہا گیا۔

12 مئی 2024ء اتوار سحر کے قریب رفقاء نے بیدار ہوکر انفرادی نوافل وتلاوت قرآن حکیم کا اہتمام کیا اور نماز فجر ادا کی۔ نماز فجر کے فوراً بعد امیر حلقہ علی جنید میر صاحب نے سورۃ حٰمٓ السجدہ کی آیات 30 تا 35 کا درس دیا۔ اس کے بعد نماز اشراق و آرام اور ناشتہ کا وقفہ کیا گیا۔

وقفہ کے بعد پروگرام کا دوبارہ آغاز منڈی بہاؤالدین کے رفیق کی تلاوت قرآن حکیم سے کیا اور اس کے بعد سیالکوٹ کے رفیق علی شاہد صاحب نے نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت و محبت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد گوجرانوالہ کے رفیق انجینئر ہارون صاحب نے ''منہج انقلاب نبوی ﷺ'' کے عنوان سے خطاب کیا جس کا دورانیہ تقریباً ایک گھنٹہ اور بیس منٹ تھا۔ جس میں انہوں نے رفقاء سے سوال و جواب بھی کیے اور ایک مذاکرہ کے انداز میں اہم نقاط کو ذہن نشین کروایا۔ اس پروگرام کے فوراً بعد مقامی تنظیم کنجاہ کے امیر مدثر اقبال صاحب نے تاریخ بنی اسرائیل بیان کی۔

اس کے بعد سیالکوٹ کے رفیق احمد بلال صاحب نے ''انفاق فی سبیل اللہ'' کے عنوان سے خطاب کیا اور رفقاء کو اس عبادت کی اہمیت اور فضیلت سے آگاہ کیا۔

اس کے بعد چائے کا وقفہ کیا گیا جس میں رفقاء کو ایک دوسرے کے ساتھ تعارف حاصل کرنے کا موقع دیا گیا۔

چائے کے وقفہ کے بعد امیر حلقہ علی جنید میر صاحب نے ''کتاب الفتن و باب الملاحم'' سے مطالعہ کروایا۔ انہوں نے آج کل کے موجود فتنوں کی نشاندہی بھی کی اور ان سے بچنے کی تدابیر بھی بیان فرمائی۔ یہ بیان نماز ظہر کے وقفہ تک جاری رہا۔

نماز ظہر و ظہرانے کے بعد پروگرام کا دوبارہ آغاز ہوا اور پھالیہ تنظیم کے امیر ڈاکٹر مشتاق صاحب نے مسنون اذکار وادعیہ ماثورہ کا جائزہ لیا۔ مسنون دعا کے ساتھ اس پروگرام کا اختتام ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام رفقاء و احباب کی حاضری کو قبول و منظور فرمائے۔ آمین!

(رپورٹ: رانا محمد ضیاء الحسن ناظم نشرواشاعت حلقہ گوجرانوالہ)

حلقہ پنجاب پوٹھوہار کے زیر اہتمام سہ ماہی تربیتی اجتماع

حلقہ پنجاب پوٹھوہار کا سہ ماہی تربیتی اجتماع 19 مئی 2024ء کو نثار پیلس سوہاوہ چکوال موڑ منعقد ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کی ذمہ داری مقامی تنظیم گوجرخان کے ملتزم رفیق محمد ظریف صاحب نے ادا کی۔ پروگرام کا باقاعدہ آغاز صبح 09:00 بجے نقیب منفرد اُسرہ ساگری محمد نعمان صاحب کے درس قرآن سے ہوا۔ انہوں نے سورۃ حٰم السجدہ کی آیت نمبر 33 کا درس دیا۔ اس کے بعد مقامی تنظیم چکوال کے ناظم تربیت خرم شہزاد بٹ صاحب نے داعی الی اللہ کے اوصاف کے موضوع پر بیان کیا۔ درس حدیث کی ذمہ داری منفرد اُسرہ شکریلہ کے ملتزم رفیق شبیر حسین

صاحب نے ''دین کا کام کرنے والوں کے اوصاف'' بیان کر کے ادا کی۔ مقامی تنظیم جاتلاں کے مبتدی رفیق پروفیسر عمران اسماعیل صاحب نے ''پاکستان کا تعلیمی نظام: ایک نظریاتی محاذ'' کے موضوع پر عمدہ انداز میں بیان کیا۔ حلقہ کی طرف سے رفقاء کی سہولت کے لیے مکتبہ کا سٹال بھی لگایا گیا۔ چائے اور تعارف کے وقفے کے بعد مقامی تنظیم جہلم کے امیر عاقب جاوید صاحب نے ''مقصد حیات یا آئیڈل'' کے موضوع پر بیان کیا۔ اس کے بعد مقامی تنظیم میرپور کے امیر علی اعوان صاحب نے ''فرائض دینی جامع تصور'' کے موضوع پر مذاکرہ کروایا۔ مقامی تنظیم گوجرخان کے ملتزم رفیق راجہ احمد بلال صاحب نے ''حرمت مسجد اقصیٰ اور ہماری ذمہ داریاں'' کے موضوع پر بیان کیا۔ آخر میں امیر حلقہ پنجاب پوٹھوہار حافظ ندیم مجید صاحب نے اپنے خطاب میں آنے والے تمام رفقاء و احباب کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اللہ کے دین کے لیے اپنا وقت نکالا۔ اور جو رفقاء بامر مجبوری نا آسکے ان کے لیے دعا کی کہ اللہ پاک ان کے لیے آسانیاں پیدا فرمائے۔ اس کے علاوہ انہوں نے رفقاء کے سامنے چند ہدایات پیش کی۔ اس پروگرام میں 135 کے قریب رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ دعائے مسنونہ کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔ اقامت دین کی جدوجہد میں اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔

(رپورٹ: افشال حیدر، معتمد حلقہ پنجاب پوٹھوہار)

حلقہ فیصل آباد ڈویژن کے زیر اہتمام سہ ماہی تربیتی اجتماع

اجتماع 12 مئی 2024ء کو قرآن اکیڈمی فیصل آباد میں ہوا۔ اس اجتماع میں تمام رفیقات کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ خواتین کے لیے داخلی دروازہ الگ رکھا گیا اور بیسمنٹ میں باپردہ انتظام تھا جہاں آڈیو لنک کے ذریعے خطابات سنائے گئے۔ اس اجتماع میں سٹیج سیکرٹری کی ذمہ داری مقامی امیر جڑانوالہ روڈ محمد اصغر صدیقی صاحب نے ادا کی۔

محمد اصغر صدیقی صاحب نے پروگرام کا تعارف کرایا اور آنے والے تمام شرکاء کو خوش آمدید کہا۔ اجتماع کا آغاز مقامی امیر مدینہ ٹاؤن عبدالرزاق صاحب کے درس قرآن مجید سے ہوا۔ انہوں نے سورۃ التغابن کے دوسرے رکوع اور مختلف قرآنی آیات اور احادیث کی روشنی میں ''ایمان اور اس کے ثمرات'' پر خوبصورت خطاب کیا۔

درس حدیث کی ذمہ داری ناظم تربیت فیصل آباد وسطی حافظ عنایت اللہ صاحب نے ادا کی۔ انہوں نے توکل علی اللہ کی اہمیت و فضیلت مختلف احادیث کی روشنی میں شرکاء کے سامنے رکھی۔

حلقہ کے ناظم نشر و اشاعت محمد رشید عمر صاحب ''فرائض دینی کا جامع تصور'' کے عنوان پر خطاب کیا۔ مقامی امیر جھنگ عبداللہ اسماعیل صاحب نے فریضہ دعوت میں الاقرب فی الاقرب کی اہمیت، فضیلت اور ضرورت قرآن و حدیث کی روشنی میں خطاب کیا۔

امیر محترم کے مشیر خصوصی ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب نے تعلیم و تربیت کے موضوع پر سیر حاصل گفتگو کی۔ جس میں شرکاء کے سامنے اقامت دین کے پیش نظر تعلیم اور تربیت کا الگ الگ تعارف، اہمیت اور طریقہ کار کو تفصیل سے واضح فرمایا۔ معتمد حلقہ نے گزشتہ سہ ماہی میں تنظیمی پیش رفت سے شرکاء کو آگاہ کیا اور چند ضروری اعلانات کیے۔

حلقہ سے تین رفقاء فیصل افضل صاحب، حافظ محمد کاشف صاحب اور خرم سلطان صاحب نے اپنے اپنے انفرادی دعوتی تجربات کی روشنی میں سیر حاصل گفتگو کی۔ حلقہ کے ناظم دعوت پروفیسر محمد ارشد صاحب نے سیرت النبی ﷺ کے نبوت سے پہلے کے واقعات بیان کیے۔

امیر حلقہ نے دور فتن اور کرنے کا اصل کام کے موضوع پر گفتگو فرماتے ہوئے کہا کہ سورۃ الکہف کی تلاوت، توکل علی اللہ، قرآن مجید سے تعلق، گھروں میں دینی ماحول، اتباع اصحابِ رسول، پاک صاف دل، تکلف سے پاک زندگی، انفاق مال و جان، باطل نظام سے نفرت، نظام خلافت کے قیام کی جدوجہد بندہ مومن کے لیے فتنوں سے بچاؤ کا سبب بن سکتی ہے۔ رفیقات کے لیے علیحدہ پروگرام میں دو رفیقات نے ان کی دینی ذمہ داریوں پر تذکیری گفتگو فرمائی۔ اس اجتماع میں تقریباً 265 رفقاء و احباب اور 32 رفیقات نے شرکت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سب رفقاء و تعاون کرنے والوں کی جدوجہد کو قبول فرمائے اور اجر عظیم سے نوازے۔ آمین!

(رپورٹ: محمد رشید عمر، ناظم نشر و اشاعت)

حلقہ اسلام آباد کے زیر اہتمام مدرسین کورس اور مدرسین ریفریشر کورس

حلقہ اسلام آباد کے زیر اہتمام قرآن کمپلکس پیبونٹ میں مدرسین کے لیے سہ روزہ تربیتی و ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ مدرسین تربیتی کورس میں 19 مدرسین شریک ہوئے جبکہ ریفریشر کورس میں 48 رفقاء نے شرکت کی۔

مدرسین تربیتی کورس کا آغاز نماز عصر کے بعد شرکاء کے ساتھ باہمی تعارف کی نشست سے ہوا۔ ابتدائی کلمات کے بعد معاون مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت عبدالرؤف صاحب نے حاملین قرآن کی فضیلت پر گفتگو کرتے ہوئے مدرسین کے لیے خصوصی ہدایات بیان کیں۔ اگلے روز شرکاء سے خطبہ جمعہ کو ذہن نشین کرانے کی مشق کرائی گئی جس کے بعد سورۃ جمعہ کی روشنی میں مدرسین کی ذمہ داریوں کے حوالے سے شرکاء کے لیے خصوصی ہدایات دی گئیں۔ اس کے بعد مولانا خان بہادر صاحب اور عبدالرؤف صاحب نے بالترتیب حجیت حدیث شریف اور تصور اہل السنۃ والجماعۃ کے موضوعات پر نشستیں سجائیں۔ چائے کے وقفے کے بعد معاون خصوصی مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت شیر افگن صاحب نے منتخب نصاب کا اجمالی خاکہ اور مضامین کے باہمی ربط و ضبط پر سیر حاصل گفتگو کی۔ نماز عصر تا عشاء عبدالرؤف صاحب نے قرآن کے نام پر اٹھنے والی تحریکات اور ان کے بارے میں علمائے کرام کے خدشات سے سامعین کو آگاہ کیا۔ کورس کے آخری روز مولانا خان بہادر صاحب نے پہلی نشست میں تعارف تدوین علوم دینیہ کے موضوع پر گفتگو کی جبکہ چائے کے وقفے کے بعد دوسری نشست میں تعارف اصول تفسیر و ترجمہ قرآن حکیم پر بحث سمیٹی۔

ریفریشر کورس کا آغاز بعد از نماز عصر بانی تنظیم کی ویڈیو سے ہوا۔ جس میں انہوں نے ''فرائض دینی کے جامع تصور'' پر بحث کرتے ہوئے رفقائے تنظیم کو دینی ذمہ داریوں کا احساس دلایا۔ دوسرے دن کا آغاز شیر افگن صاحب کے ساتھ منتخب نصاب کے دروس کے باہمی ربط پر شرکائے محفل کے ساتھ ایک مذاکرے سے ہوا جبکہ دوسری نشست میں مولانا خان بہادر صاحب نے ''فریضہ اقامت دین اور اسلاف امت'' کے موضوع پر بحث کرتے ہوئے اقامت دین کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ نماز عصر تا عشاء ڈاکٹر انوار علی صاحب کے ساتھ ایک لمبی نشست میں الحاد اور عقیدہ توحید پر شرکاء کے ساتھ مفید معلومات کا تبادلہ کیا گیا۔ تیسرے دن کا آغاز مولانا خان بہادر صاحب کے ساتھ ایک روح پرور نشست سے ہوا جس میں انہوں نے سورۃ البقرہ کی آیت 121 کی روشنی میں تلاوت قران کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ ناشتے کے بعد پہلی نشست میں ڈاکٹر مقصود صاحب نے علامہ اقبال کی شہرہ آفاق کتاب بال جبریل سے ''لینین خدا کے حضور میں'' نظم پیش کی۔ جس میں انہوں نے مغربی دنیا کی مصنوعی چکا چوند اور اللہ کے حضور، ظلم و جبر کی چکی میں پسے اس انسان کی بے بسی کی منظر کشی کی ہے جو سرمایہ دارانہ نظام کے خاتمے کی امید لیے منتظر فردا ہے۔ اس کے بعد مرکزی ناظم تعلیم و تربیت و نشر و اشاعت خورشید انجم صاحب کی ویڈیو چلائی گئی جس میں انہوں نے احیائی تحریک کے بانیوں کے اجمالی تعارف کے عنوان سے حزب التحریر کے بانی شیخ تقی الدین النبہانی کا تعارف پیش کیا۔ حزب التحریر کے اغراض و مقاصد اور اس کے کام پر روشنی ڈالتے ہوئے تنظیم اسلامی سے اس کا تقابلی جائزہ بھی رفقائے تنظیم کے سامنے پیش کیا۔ اختتامی نشست میں امیر محترم شجاع الدین شیخ صاحب نے کم و بیش ایک گھنٹے کے ویڈیو خطاب میں مدرسین کے سامنے ان کی دینی و ملکی ذمہ داریوں کے حوالے سے سترہ نکات پیش کر کے ان کی رہنمائی کی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ دینی سمجھ عطا کرے تا کہ ہم بہتر طریقے سے دینی دعوت کا کام کر سکیں۔ آمین! (رپورٹ: ڈاکٹر اشرف علی، ناظم نشر و اشاعت حلقہ اسلام آباد)

انفرادی دعوت / حلقہ قرآنی کے تجربات

میں تنظیم اسلامی سے پہلے کبھی اشاعت التوحید والسنۃ اور کبھی جماعت اسلامی اور کبھی تبلیغی جماعت اور کبھی تحریک نفاذ شریعت محمدیؐ صوفی محمد صاحب والی تحریک کے ساتھ وقت لگاتا تھا لیکن کسی بھی جماعت کے ساتھ مستقل وابستگی نہیں تھی پھر ڈاکٹر اسرار احمدؒ دیر آئے۔ 1993ء میں ممتاز بخت صاحب اُس پروگرام میں گئے اور وہاں سے ڈاکٹر صاحبؒ کے کیسٹ لائے جب میں نے سنے تو بات اچھی لگی، وہ خطاب ''ہمارا دین ہم سے کیا چاہتا ہے؟'' کے موضوع پر تھا۔ 1994ء میں پہلے معاون خلافت فارم پُر کیا اور معاون تحریک خلافت بن گیا۔ پھر 1995ء میں تنظیم اسلامی کا باقاعدہ رفیق بن گیا۔ اس کے بعد اپنے علاقے میں پروگرام منعقد کرانے شروع کیے۔ خود تقریر کی صلاحیت نہیں تھی۔ لیکن امیر حلقہ صاحب خود بھی آتے تھے اور ساتھ وارث خان صاحب، خورشید انجم صاحب اور کچھ دیگر رفقاء آکر پروگرام کرتے اور چلے جاتے تھے۔ کبھی تیمر گرہ سے محمد فہیم خان صاحب اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے، آتے تھے اور بی بیوڑ کی جامع مسجد میں پروگرام منعقد کرکے چلے جاتے تھے۔ درمیان میں پھر کافی وقفہ آجاتا تھا تو میں نے اور ممتاز بخت صاحب نے مشورہ کیا کہ ہم کب تک کبھی پشاور سے اور کبھی تیمر گرہ سے رفقاء کو بلائیں گے کیوں نہ ہم خود بیان کرنا شروع کریں۔ اگلے دن ممتاز بخت صاحب کے مکان پر چار پانچ کلاس فیلوز نے مل کر درس قرآن کا پروگرام ترتیب دیا۔ میں نے سورۃ لقمان کے دوسرے رکوع کا درس دیا۔ پہلے درس دینے کا کوئی تجربہ نہیں تھا۔ پانچ بندے تھے۔ میں جب اُن کے سامنے درس دینے لگا تو یقین جانئے کہ سرد موسم میں پسینے سے شرابور تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 20 منٹ درس قرآن دیا۔ ادھر سے ہمت بندھی تو پھر مسجدوں میں ایک دوسرے کی خطاب کی ڈیوٹی لگاتے تھے۔ خطاب کا موضوع ہوتا تھا: ''فرائض دینی کا جامع تصور''۔ پھر ایک دن نقیب اُسرہ محمد فہیم خان صاحب نے تربیتی پروگرام رکھا اور اُس پروگرام میں ہر رفیق کو بیان کرنے کا کہا۔ اُس پروگرام میں اُس محلے کے لوگ بھی حاضر تھے۔ تمام رفقاء نے اپنے اپنے انداز سے بیان کیا۔ اور میں نے آیت البر پر درس قرآن دیا۔ نقیب اسرہ اور محلے کے لوگوں نے اُس کو پسند کیا اور مطالبہ کیا کہ آپ نماز ظہر کے بعد یہی درس لاؤڈ سپیکر پر دیں۔ ظہر کے بعد میں نے درس قرآن لاؤڈ سپیکر پر دیا۔ درس شروع کیا تو لوگ مسجد آنا شروع ہوگئے اور پوری مسجد بھر گئی۔ لوگوں کا رش دیکھ کر میرا حوصلہ بڑھا اور پھر گھر آکر میں نے الہدیٰ سیریز 44 کیسٹ کے لیے داخلہ لیا اور جب کیسٹ آنے شروع ہوئے تو پھر کوئی اور کام نہیں کرتا تھا بس وہی کیسٹ سنتا تھا۔ اور گھر میں اکیلا دن رات سوال نامے حل کرتا تھا۔ سب کہتے تھے یہ بندہ کس مصیبت میں پڑ گیا ہے نہ سوتا ہے نہ سونے دیتا ہے۔ میری کوشش تھی کہ یہ کورس جلد مکمل ہو جائے اور انہی دروس کو میں بیان کرنے لگ جاؤں۔ بہت جلد میں نے وہ خط و کتابت کورس مکمل کیا۔ پھر ایک عالم نے مجھے خطبہ جمعہ کے لیے کہا۔ جامع مسجد ہمارے گاؤں سے کافی دور تھی۔ ایک گھنٹہ پیدل سفر کرنا پڑتا تھا۔ میں خطاب جمعہ میں منتخب نصاب بیان کرتا تھا۔ پھر کچھ گھریلو مسائل پیدا ہوگئے تو میں آرمی میں بھرتی ہوگیا جب آرمی میں ٹریننگ کے لیے گیا تو وہاں پر ایمان، تقویٰ، جہاد فی سبیل اللہ کی کلاس ہوتی تھی۔ اس کلاس میں بھی مجھے گفتگو کرنے اور بعد میں کلاس پڑھانے کا موقع ملا۔ انہی کلاسوں میں میں نے منتخب نصاب کافی حد تک بیان کیا۔ پھر ٹریننگ پوری ہوگئی اور میں یونٹ گیا تو وہاں پر یونٹ میں بھی خطبات جمعہ کے مواقع ملے۔ آفیسر سے لے کر عام سپاہی تک سب کو تنظیم اسلامی کی دعوت پہنچائی۔ اللہ تعالیٰ ہماری سعی قبول فرمائے۔

(رپورٹ: حسین احمد، امیر مقامی تنظیم، بی بیوڑ حلقہ ملاکنڈ)

انفرادی دعوت کے حوالے سے میرے ذاتی تاثرات

میرے خیال میں تنظیم کے ہر رفیق کے گھر، دفتر اور سواری میں تنظیم کا لٹریچر، کارڈ، کتاب، سٹیکر اور کیلنڈر ہونے چاہیے۔ تاکہ دیکھنے والا تنظیم کے بارے میں سوال و جواب کر سکے۔

حلقہ قرآنی یعنی عوامی درس قرآن تنظیم اسلامی کے لیے مقناطیس کا کام کرتا ہے، اس کا اہتمام ہر رفیق کو کرنا چاہیے اس طرح بھی لوگوں کو حق اور باطل کے درمیان فرق معلوم ہوتا ہے یہ طریقہ پھر تنظیم میں شمولیت کا سبب بنتا ہے۔

دعوت میں کسی کو کم تر یعنی اُس کی سوچ کو، اُس کی جماعت کو یا اُس کے لیڈر کو غلط ثابت کرنا پیش نظر نہ ہو بلکہ مکمل خیر خواہی مقصود ہو تو یہ رویہ کافی فائدہ مند ہوگا۔

تنظیم اسلامی کے ہر رفیق سے خندہ پیشانی سے ملنا اور ملاقات پر خوشی کا اظہار کرنا رفقاء کے درمیان تعلق کو مضبوط بناتے ہیں۔ (آفتاب حسین، نقیب اسرہ کبل، حلقہ ملاکنڈ)

دعوت کے لیے اپنی اصلاح شرط اوّل

کسی کو دعوت دینے سے پہلے اپنی اصلاح کی کوشش کریں۔ اگر آپ کے اپنے قول وفعل میں تضاد ہوگا تو لوگوں پر آپ کی دعوت کا اثر نہیں ہوگا۔ انفرادی دعوت کے ضمن میں یہ چیز میرے مشاہدے میں آئی ہے کہ لوگ باتوں سے اتنا متاثر نہیں ہوتے جتنا داعی کے عمل کو دیکھ کر ہوتے ہیں لہٰذا ایک داعی کو اپنا دامن نہایت صاف رکھنے کی مسلسل کوشش کرنی چاہیے۔ دعوت میں تسلسل نہایت اہم ہے چاہے سال گزر جائیں، مہینے میں ایک یا دو دفعہ زیر دعوت احباب سے ملاقات ضرور کی جائے، خلوت میں اس کے لیے دعا کریں اور پھر نتیجہ اللہ پر چھوڑ دیں۔ میں پہلے زبانی دعوت دیتا ہوں، پھر تسلسل کے ساتھ مہینے میں ایک دفعہ صرف ایک صفحہ پر مشتمل دعوت بھی دیتا ہوں۔ دعوت میں سب سے پہلے حقیقی اور شعوری ایمان کی طرف توجہ دلانے کی کوشش کرتا ہوں۔ (عمران خان، نقیب اسرہ مینگورہ، حلقہ ملاکنڈ)

انفرادی دعوت کے تجربات

میں نے مسجد میں اعتکاف میں بیٹھے نوجوانوں سے ملاقات کی اور ان سے صحابہ کرام ؓ کے واقعات Share کیے۔ ان کو سیرت کی کتاب تحفتاً دی تاکہ اعتکاف میں پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے تقریباً 4 افراد کو حلقہ قرآنی سے جوڑا۔ ایک دفعہ ایک نوجوان کو مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ نماز کے بعد ان سے گفتگو ہوئی۔ اپنا اور تنظیم اسلامی کا تعارف کروایا۔ انہوں نے بتایا کہ میں ڈاکٹر اسرارؒ صاحب کو سنتا ہوں۔ ان کی حوصلہ افزائی اور راہنمائی کی۔ انہوں نے دورہ ترجمہ قرآن میں شرکت کی۔ (اسجد فاروق)

دعائے مغفرت

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّـآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

☆ حلقہ کراچی شمالی، شادمان ٹاؤن کے مبتدی رفیق وجیہہ الدین صدیقی وفات پاگئے۔ برائے تعزیت: 0321-2525283

☆ قرآن اکیڈمی لاہور کے ایڈمن آفیسر طارق شبیر کی والدہ وفات پاگئیں۔

برائے تعزیت: 0322-4788134

☆ حلقہ فیصل آباد، شورکوٹ سٹی میں مقیم رفیق تنظیم محمد بلال نذیر کے والد وفات پاگئے۔

برائے تعزیت: 0335-4511977

☆ گوجرہ تنظیم کے رفیق ڈاکٹر اسلم کے بھائی وفات پاگئے۔

برائے تعزیت: 0300-6558661

☆ حلقہ کراچی جنوبی کے منفرد رفیق محمد یوسف صدیقی کے تایازاد بھائی وفات پاگئے۔

☆ حلقہ پنجاب شمالی کے رفیق جناب عمر فاروق کے بہنوئی وفات پاگئے۔

برائے تعزیت: 051-4866055

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ فِیْ رَحْمَتِکَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

Vol: 33 Regd. No. C.P.L NO.114 No.24

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore